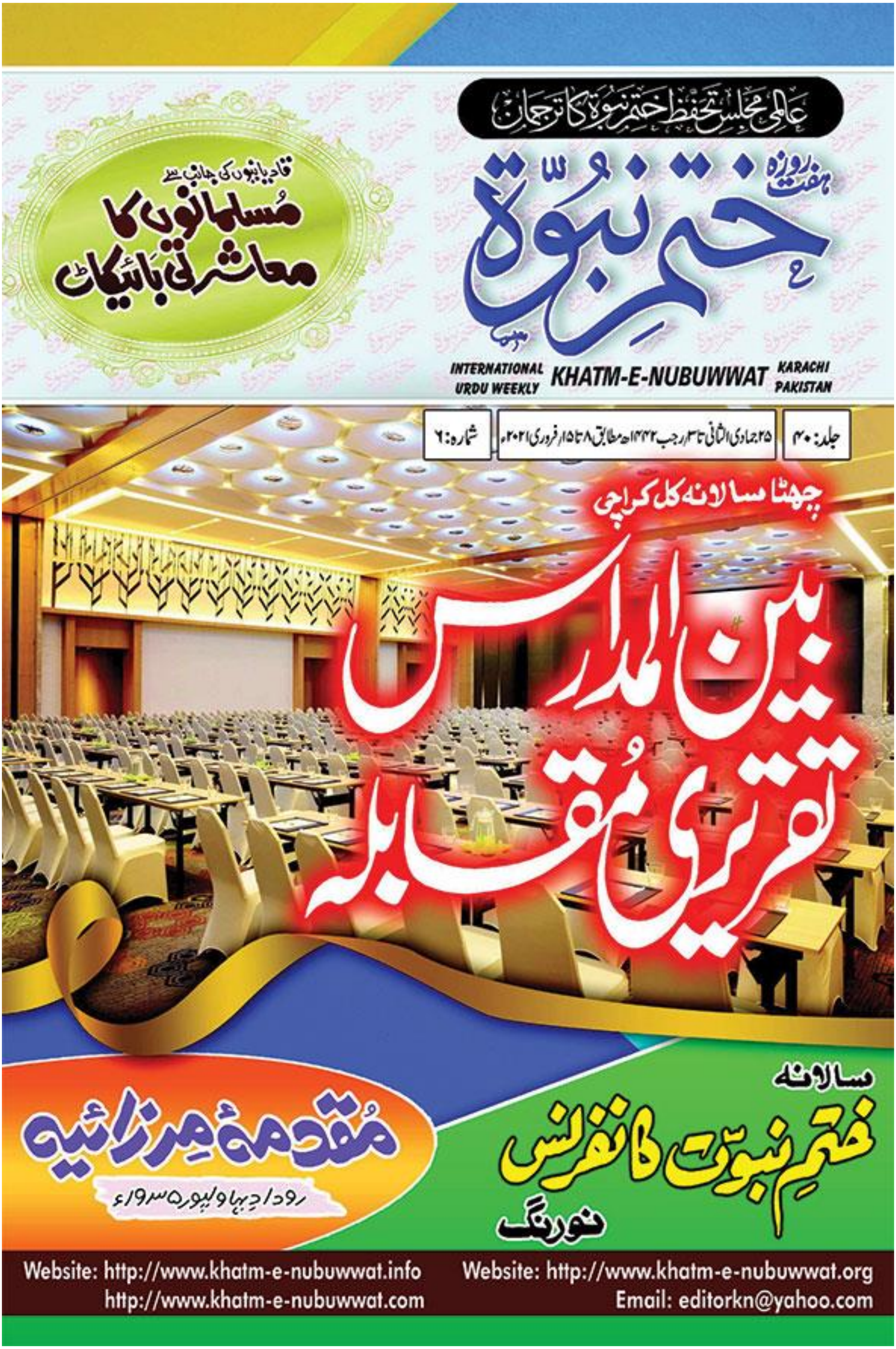
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
قادیانیوں کی جانب سے
مسلمانوں کا
معاشرتی بائیکاٹ
جلد: ۴۰
۲۵ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵ فروری ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۶
چھٹا سالانہ کل کراچی
بین المدارس
تقریری مقابلہ
مقدمہ مرزائیہ
روداد بہاولپور ۱۹۳۵ء
سالانہ
ختم نبوت کانفرنس
نورنگ
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

مسجد میں دوسری جماعت کرانا مکروہ ہے

س:...... میں الحمدللہ! نماز کا پابند ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ تمام نمازیں باجماعت اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کروں۔ ایک مرتبہ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ تھا، ظہر کی نماز کے لئے ہم ایک مسجد پہنچے تو وہاں جماعت ہوچکی تھی۔ چنانچہ ہم دوسری مسجد چلے گئے تاکہ جماعت مل سکے، مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ جماعت ہوچکی ہے تو میرے دوستوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اپنی اپنی نماز پڑھ لیتے ہیں، کیونکہ مسجد میں دوبارہ جماعت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ مگر میری کوشش تھی کہ جماعت سے نماز پڑھی جائے۔ اس کے لئے ہمیں کوئی مناسب جگہ نہیں مل رہی تھی تو ہم نے مسجد کی انتظامیہ سے بات کی اور انہوں نے مسجد کی اوپر والی منزل کھول دی، اس طرح ہم نے باجماعت نماز ادا کرلی۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ہمارا یہ عمل درست تھا یا نہیں؟

ج:...... محلّہ کی مسجد کے کسی بھی حصہ میں انتظامیہ کی اجازت کے بغیر یا پھر اجازت کے ساتھ دوسری جماعت کرانا مکروہ ہے۔ آپ کی کوشش اور جستجو کے باوجود جماعت نہ مل سکی تو اللہ جل شانہٗ آپ کو اس جستجو کی وجہ سے جماعت کے ثواب سے محروم نہیں فرماتے۔ بہرحال آپ حضرات کو مسجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ نماز باجماعت کا اہتمام کرلینا چاہئے تھا۔ مثلاً مسجد کے علاوہ مدرسہ وغیرہ ایسی کسی جگہ یا پھر اگر وقت موجود ہو تو گھر واپس آکر جماعت کرلیتے تو درست تھا۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر کسی مقام سے واپس تشریف لائے تو جماعت ہوچکی تھی تو آپ گھر تشریف لے آئے اور گھر والوں کو پیچھے کھڑے کرکے نماز باجماعت ادا فرمائی۔

ٹوپی کے بغیر نماز پڑھنا

س:...... کیا بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی فرق آئے گا؟

ج:...... جی ہاں! بغیر ٹوپی کے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس سے ثواب میں بھی کمی واقع ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”وتکرہ الصلاۃ حاسراً رأسہ اذا کان یجد العمامۃ وقد فعلہ ذالک تکاسلاً اوتہاوناً بالصلوٰۃ۔“ (عالمگیری،ص:۱۰۶، ج:۱)

پیشہ ور بھکاریوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے

س:...... آج کل سڑک، خاص طور پر پہ پر بہت سارے بھیک مانگنے والے ہوتے ہیں، ان میں زیادہ تر پیشہ ور ہوتے ہیں اور کچھ ضرورت مند بھی ہوں گے، لیکن ان کی تحقیق کرنا مشکل کام ہے۔ اس صورت حال میں کیا کرنا چاہئے، کیا ان بھکاریوں کو دھتکارنا اور جھڑکنا جائز ہے یا پھر ان کو کچھ دے دینا چاہئے؟

ج:...... ان بھکاریوں کو دھتکارنا اور جھڑکنا تو جائز نہیں ہے، البتہ اگر ظاہری صورت سے ضرورت مند معلوم ہوں تو کچھ دے دیں، اگر دل نہ چاہے تو نرمی سے معذرت کرلیں۔ پیشہ ور قسم کے لوگوں کو جو صحت مند اور تندرست بھی ہوں اور کھانے کمانے کے قابل ہوں نہ دینا بہتر ہے تاکہ ان کی حوصلہ شکنی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۴۰ ۲۵رجمادی الثانی تا ۳رجب المرجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۸تا۱۵رفروری ۲۰۲۱ء شمارہ:۶

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیـــاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

مقدمہ مرزائیہ.... روداد بہاولپور ۱۹۳۵ء	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ	۸	ضبط و ترتیب: مولانا شعیب کمال
ظہور امام مہدی علیہ الرضوان......(۳)	۱۴	حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ
برطانیہ کے مولانا محمد یوسف ماماؒ کی رحلت	۱۷	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۲)	۱۹	حافظ محمود راجا، سجاول
سالانہ ختم نبوت کانفرنس نورنگ	۲۲	رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم اڈہی
......مسلمانوں کا معاشرتی بائیکاٹ	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ	۲۷	٭ ٭ ٭ ٭

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ڈالر

فی شمارہ ۱۵روپے، ششماہی: ۳۵۰روپے، سالانہ: ۷۰۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادار یہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مقدمہ مرزائیہ

رُوداد بہاول پور ۱۹۳۵ء

تین جلدوں پر مشتمل مکمل رُوداد کی پہلی کمپیوٹرائز اشاعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ. امابعد!

آج سے تقریباً ایک صدی قبل دارالعلوم دیو بند کے فاضل حضرت مولانا الٰہی بخش کی دختر محترمہ غلام عائشہ کا نکاح مسمّی عبدالرزاق ولد جان محمد سے ہوا۔ اس وقت منکوحہ نابالغ تھی۔ اس کے بلوغ ورخصتی سے قبل ناکح عبدالرزاق، قادیانی ہوگیا یہ خاندان اس وقت ضلع بہاول پور کا رہائشی تھا۔ بالغ ہونے پر ۲۴؍جولائی ۱۹۲۶ء کو احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور کی عدالت میں محترمہ غلام عائشہ کی طرف سے تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ بہت سارے مراحل طے کرنے کے بعد ۷؍فروری ۱۹۳۵ء کو جا کر جج محمد اکبر خان کی عدالت عالیہ سے قادیانیوں کے کفر کا فیصلہ صادر ہوا۔

یہ مقدمہ اس لئے اہمیت اختیار کر گیا تھا کہ انگریز کے عہد اقتدار میں ایک اسلامی ریاست بہاول پور کی عدالت عالیہ نے قادیانیت کے کفر یا اسلام کا فیصلہ کرنا تھا۔ اس لئے متحدہ ہندوستان کی تمام دینی قیادت قادیانیت کے کفر کو الم نشرح کرنے کے لئے میدان عمل میں اتری۔ ادھر قادیانی عیار قیادت نے بھی قادیان سے لندن تک اپنے اثر ورسوخ کو متحرک کر دیا۔ دس سال یہ کیس مختلف مراحل طے کرتا ہوا فیصلہ پر پہنچا۔ کیس کی پیروی کرنے والے علماء اسلام میں سے حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاول پوری تھے۔ (جو ابوالعباس نعمانی بھی کہلاتے تھے) دوسرے حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی تھے، جو جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ تھے۔ ان ہر دو حضرات نے فقط متن فیصلہ پہلی بار ۲۵؍جولائی ۱۹۳۵ء کو ’’فیصلہ مقدمہ بہاول پور‘‘ کے نام سے شائع کیا۔ فیصلہ فروری میں ہوا۔ اس کی پہلی اشاعت جولائی میں ہوئی۔ گویا فیصلہ صادر ہونے کے پانچ ماہ بعد شائع ہوگیا۔

اس مقدمہ میں علماء اہل اسلام کے جو بیانات عدالت میں ہوئے وہ ۱۹۳۶ء میں مذکورہ بالا حضرات نے ’’بیانات علماء ربانی‘‘ کے نام سے شائع کر دیئے تھے۔ جنہیں بعد میں لاہور سے مکتبہ تبصرہ نے جون ۱۹۶۵ء میں حجت شرعیہ کے نام سے شائع کیا۔ البتہ فیصلہ مقدمہ بہاول پور متعدد اداروں نے مختلف ادوار میں شائع کیا مثلاً محفل ارشادیہ سیالکوٹ نے اس فیصلے کو ۱۹۷۳ء میں اور مکتبہ سید احمد شہید لاہور نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔ علماء کے عدالتی بیانات دوبارا اور فیصلہ مقدمہ بہاول پور متعدد بار شائع ہوا۔

ضرورت تھی کہ اس مقدمہ کی پوری روئیداد عرضی دعویٰ سے لے کر آخری فیصلہ (۲۴؍جولائی ۱۹۲۶ء تا ۷؍فروری ۱۹۳۵ء) پوری ’’مسل مقدمہ‘‘ کو شائع کیا جائے۔ قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی کے توجہ دلانے پر شیخ الحدیث حضرت مولانا سید

حامد میاں صاحب بانی ومہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور نے اس مقدمہ کی پوری مسل مقدمہ کی مصدقہ کاپی بہاول پور عدالت کے ریکارڈ سے حاصل کرنے کا نظم کیا۔ حضرت سید نفیس الحسینی نے بہاول پور جا کر کئی دن قیام کیا اور اس کے حصول کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا۔ پھر آپ ہی کی تحریک پر سید عبدالماجد شاہ صاحب نے اسلامک فاؤنڈیشن ۷/۲۱ جیل روڈ لاہور قائم کی اور مقدمہ کی مکمل دس سالہ روئیداد کو شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ یہ مکمل روئیداد تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔ گویا مکمل روئیداد کی یہ اشاعت اوّل تھی۔ بعد میں ان تینوں جلدوں کے سیٹ کو ۲۰۰۶ء میں مکتبہ سید احمد شہید نے دوبارہ شائع کیا۔ اس کے بعد یہ کتاب قریباً نایاب تھی۔ لوگوں کو اس کی طلب تھی لیکن مارکیٹ میں عنقا تھی۔

فقیر راقم عرصہ سے تو تحریک ختم نبوت ۱۹۳۴ء تا ۲۰۱۹ء کی تدوین میں منہمک تھا۔ ''محاسبہ قادیانیت'' کی آٹھ جلدوں کی اشاعت کے بعد اس پر بھی کام رکا ہوا تھا۔ دوستوں کا اصرار ہوا کہ مقدمہ بہاول پور کی روئیداد کو نئے حوالہ جات کی تخریج کے ساتھ ''محاسبہ قادیانیت'' کا حصہ بنا دیا جائے تو یوں مقدمہ بہاول پور کی مکمل روئیداد بھی میسر آ جائے گی اور ''محاسبہ قادیانیت'' کی اشاعت کا کام بھی رواں ہو جائے گا۔ اب اس کے حوالہ جات کے لئے غور وفکر ہوا تو معلوم ہوا۔ برادر محترم مجاہد ختم نبوت عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب مقیم لندن اس پر محنت کر رہے تھے۔

پہلی جلد کے حوالہ جات کی تخریج کے لئے انہوں نے محترم مولانا حافظ عبیداللہ صاحب اسلام آباد والوں سے درخواست کر رکھی ہے۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب سے اس کا ریکارڈ منگوایا۔ ساڑھے انیس سو صفحات کی تین جلدوں میں سے صرف ایک سو صفحات پر حوالہ جات لگے تھے جو قابل استفادہ اور لائق تبریک تو تھے۔ لیکن اونٹ کے منہ میں زیرہ کا مصداق بھی تھے۔

چنانچہ اللہ رب العزت کا نام لے کر اس کتاب کی تینوں جلدوں پر حوالہ جات کی تحقیق وتخریج کا کام شروع کرا دیا۔ کتاب کے مطالعہ کے دوران معلوم ہوا کہ ''روئیداد مقدمہ بہاول پور'' کی پہلی جلد اشاعت ۱۹۸۸ء کے ص۱۶۳ پر ''اقتباسات تصانیف مرزا قادیان'' کی سرخی قائم کر کے (ص۲۷۸) تک مرزا قادیانی کی کتابوں کے ٹائٹل اور پھر متعلقہ ٹائٹل والی کتاب کے متعلقہ صفحہ کا عکس شائع کیا ہے۔ تاکہ قادیانی ان حوالہ جات پر اعتراض نہ کر سکیں۔ اس لئے عکس دیئے گئے تھے۔ یہ عکس ان قادیانی کتب کے حوالہ جات کے تھے جو علماء کے بیانات یا فیصلہ میں ذکر ہوئے۔ بلاشبہ ۱۹۸۸ء کے ایڈیشن شائع کنندگان اسلامک فاؤنڈیشن لاہور والے حضرات کی یہ محنت قابل ستائش ہے کہ انہوں نے اصل کتب حاصل کیں، ان کے عکس لئے اور یوں ایک سو پندرہ صفحات کے ان حوالہ جات کے لئے مختص کئے۔ ہمارے اس ایڈیشن میں یہ حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ:

(۱)...... اب مرزا قادیانی کی تمام کتب کے مجموعہ کو قادیانیوں نے ''روحانی خزائن'' کے نام پر تیئس جلدوں میں شائع کر دیا ہے۔ مرزا کی قدیم کتب کو اب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے کہ ''خزائن'' کے ایڈیشن میں وہ سب موجود ہیں۔ ان سے کوئی قادیانی ماں کا لال حوالہ کے انکار کی جرأت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(۲)...... یہ کہ مرزا کی تمام کتب ''روحانی خزائن'' میں موجود ہیں۔ ''خزائن'' کی پوری جلدیں کمپیوٹر پر خود قادیانیوں نے ڈال رکھی ہیں۔ اس لئے اب عکس ٹائٹل یا عکس حوالہ کے شائع کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

(۳) اس کتاب کے ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں صرف بائیس کتب کے متعلقہ صفحات دیئے، جس سے کتاب ''مقدمہ روئیداد'' کے ۱۱۵ صفحات خرچ ہوئے۔ جب کہ اس ''روئیداد مقدمہ'' کی تینوں جلدوں میں اگر ایک ہزار حوالہ ہے تو ہم نے یہ تمام حوالہ جات ''خزائن'' سے لگا دیئے ہیں۔ اس لئے ان کتب کا ٹائٹل یا متعلقہ حوالہ کے صفحہ کا عکس شائع کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں چند حوالہ جات کا عکس دکھا کر قادیانی عوام پر اتمام

حجت کیا گیا تھا۔

ہم نے مرزائی کتب کے تمام حوالہ جات قادیانیوں کی طرف سے شائع کردہ ’’خزائن، مجموعہ اشتہارات، ملفوظات، مرزا کے مکتوبات، قادیانی اخبارات ورسائل‘‘ کے اصل حوالہ جات لگادیئے ہیں۔ اس لئے جہاں اس روئیداد مقدمہ کی مکمل تخریج وتحقیق سے کتاب کی ثقاہت میں اضافہ ہوگیا ہے، وہاں قادیانی عوام پر اتمام حجت بھی ہوگیا ہے۔ قادیانی عیار قیادت کی بولتی بند کردی گئی۔ جہاں قادیانی مربیوں کے لئے حوالہ جات کا مستند ماخذ کا ذکر کیا ہے، وہاں ان کے لئے دیار کے گلہ پر پانی ڈال کراب پکا کام کردیا ہے کہ کہیں حوالہ سے ان کا باپ بھی نہیں بھاگ سکتا۔

اس ایڈیشن کے شائع ہوجانے پر بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ ۱۹۳۵ء سے ۲۰۱۸ء تک جتنے ایڈیشن اس روئیداد کے شائع ہوئے، ان میں سب سے کامل ومکمل مستند وجامع یہ ایڈیشن ہے۔ پروف کی غلطیوں کے لئے قارئین مطلع فرمائیں گے تو آئندہ کا ایڈیشن اس سے بھی زیادہ جامع ومفید بنانے کی گنجائش سے انکار نہیں۔ پہلے یہی ارادہ تھا کہ اسے محاسبہ قادیانیت کا حصہ بنایا جائے۔ مگر بعد میں رفقاء کا اصرار ہوا کہ اس کی تینوں جلدوں کو مکمل سیٹ کی شکل میں شائع کیا جائے۔ چونکہ ضخامت زیادہ بنتی تھی۔ اس لئے سائز بڑا کردیا گیا اور اب سیٹ کی شکل میں پیش خدمت ہے۔ اس دوران میں معلوم ہوا کہ محترم باوا صاحب نے یہ کتاب چھاپ دی ہے تو اس کی اشاعت میں ہم نے تاخیر کردی کہ ان کا شائع کردہ ایڈیشن مل جائے تو اس میں کوئی جدت ہو تو اسے بھی اس میں سمودیں۔ تاکہ یہ ایڈیشن تمام خوبیوں کا جامع ہوجائے۔ مگر سوشل میڈیا پر اشتہار آجانے کے باوجود کتاب مارکیٹ میں نہیں آئی۔ اس لئے مزید تاخیر کی زحمت سے بچنے کے لئے اس کو حوالہ پریس کردیا۔ اس پر اتنی محنت ہوگئی ہے۔ حق تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے تو مزید امت کو اس پر محنت کی ضرورت نہ ہوگی۔ الحمدللہ اوّلاً وآخراً!

مجھے شکریہ ادا کرنا ہے مولانا محمد وسیم اسلم (مبلغ ملتان)، مولانا محمد اجمل (خطیب میاں چنوں)، مولانا محمد خبیب (مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا عبدالحکیم (مبلغ ساہیوال)، مولانا محمد اقبال (مبلغ ڈیرہ غازی خان)، مولانا عبدالستار گورمانی (مبلغ خانیوال)، مولانا محمد ساجد (مبلغ بھکر)، جناب محمد عدنان سنپال، مولانا محمد امین، مولانا محمد عثمان کا جنہوں نے بھرپور محنت سے حوالہ جات وکمپوزنگ کے کام کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ آمین!

ایمان پرور اضافہ:

اس ایڈیشن میں ایک خوشنما، وجد آفرین اضافہ بھی ہے جو پہلے کسی ایڈیشن میں موجود نہ تھا۔ وہ یہ کہ: مشہور زمانہ ’’مقدمہ بہاول پور‘‘ میں مدعا علیہ عبدالرزاق قادیانی کا مختار جلال الدین شمس قادیانی تھا اور مسلمان مدعیہ محترمہ غلام عائشہ بی بی کے مختار حضرت مولانا ابوالوفاء نعمانی شاہ جہانپوری تھے۔ آپ نے تسلسل کے ساتھ سالہا سال اس مقدمہ کی پیروی کے جو مراحل طے کئے۔ وہ صرف آپ کا حصہ ہے جو قدرت حق نے ازل سے آپ کے لئے مقدر فرمایا تھا۔ قادیانی مختار مدعا علیہ کی جواب جرح کا آپ نے جواب الجواب عدالت میں جمع کرایا۔ جس کے بعد پھر فیصلہ ہونا تھا۔ گویا اس مقدمہ میں آخری بنیادی مرحلہ صرف اور صرف حضرت مولانا ابوالوفاء نعمانی شاہ جہانپوری سے حق تعالیٰ نے سر کرایا۔ زہے مقدر!

اس مقدمہ کی روئیداد کی کمپوزنگ کے موقع پر ضرورت پیش آئی کہ مولانا ابوالوفاء مرحوم کے مختصر مگر جامع حالات زندگی مل جائیں تو وہ مولانا مرحوم کے جواب الجواب جرح کی ابتداء گویا تیسری جلد کے آغاز میں شامل کردیئے جائیں۔ (جو وہاں تیسری جلد کے اوّل میں ملاحظہ فرمائیں گے)

مولانا مرحوم کے سوانح کی تلاش میں قدیم وجدید پاک وہند کی جو کتابیں اس موضوع کی تھیں۔ ان کو کھنگال مارا۔ مگر سوائے چند سطور کے کچھ میسر

نہ آیا۔اس مشکل کی حل کے لئے ہمیشہ کی طرح اب بھی فاضل اجل حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری سے استدعاء کی۔کرونا وباء کی مشکلات کے باوجود آپ اس کام کے لئے ساعی ہوئے۔انہیں بھی شائع شدہ یکجا مولانا ابوالوفاء مرحوم کی سوانح کے عنوان پر کچھ نہ ملا۔

فیصلہ مقدمہ بہاول پور کو سامنے رکھیں تو پچاس سال بعد۔مولانا ابوالوفاء کی دارالعلوم دیوبند کی فراغت کی تاریخ کو سامنے رکھیں تو سو سال بعد۔مولانا مرحوم کی وفات کے سال ۱۹۸۰ء کو سامنے رکھیں تو چالیس سال بعد(۲۰۲۰ء میں) مولانا مرحوم کی سوانح کو تلاش کرنا کتنا دشوار امر تھا۔

مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی کامیاب جدوجہد، سعی مشکور، عمل مقبول اور ذوق جنون نے ہمالیہ کی چوٹی کو سر کیا اور ساحل مراد پر ان کی کشتی ایسی کامیابی سے اتری کہ واقفین وقدردان عش عش کر اٹھیں گے۔آپ نے پہلے ۱۶ پھر ۱۸ پھر ۲۰ صفحات پر مشتمل مضمون بھیجا معلومات ملتی گئیں۔آپ اضافے کرتے گئے۔اب بڑے سائز کے بیس صفحات پر مضمون ''تابدار موتیوں کا حامل گلدستۂ معلومات'' مرتب کرنے پر آپ مبارک باد اور تحسین کے مستحق ہیں۔امت پر حضرت مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری کے احسانات کا تقاضہ تھا کہ اپنے محسن کے حالات سے آج کا امت کا طبقہ باخبر ہو۔سو یہ فرض وقرض آپ نے اتار دیا۔اس پر مولانا شاہ عالم گورکھپوری کا ممنون احسان ہوں۔گرانقدر معلومات پر مشتمل یہ مضمون روئیداد مقدمہ بہاول پور کی قدر ومنزلت میں شاندار اضافہ کا باعث ہوگا۔اس کتاب کی تیاری کے لئے تین ایسے شاندار ''حسن اتفاق'' ہوئے کہ مسرت سے رُواں رُواں وجد میں آ گیا۔

۱...... مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری نے ۱۰رمئی ۱۹۳۴ء کو بہاول پور میں اپنا جواب الجواب جمع کرایا۔اس حصہ کی پروف ریڈنگ کے اتمام کی بھی اتفاق سے تاریخ ۱۰رمئی ۲۰۲۰ء تھی اور یہ کام بھی بہاول پور میں ہوا۔تاریخ ومقام کا توافق عجیب اتفاق ہے۔

۲...... مقدمہ بہاول پور کا فیصلہ ۷رفروری ۱۹۳۵ء کو صادر ہوا۔اس مقدمہ کے سب سے بڑے وکیل مولانا شاہ جہانپوری بھی ۷رفروری ۱۹۸۰ء کو رب کریم کے حضور عالم آخرت کو سدھارے۔گویا مولانا مرحوم کی جدوجہد کے نتیجہ اور حصول انعام کی ایک ہی تاریخ یعنی ۷رفروری ہے۔

۳...... مولانا ابوالوفاء کی دارالعلوم دیوبند سے فراغت اور مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے آپ کے سوانح پر مضمون کو پورے سو سال بنتے ہیں۔لیجئے! آپ تین باتوں کو ''حسن اتفاق'' قرار دیں یا ''قدرت کی دین'' لیکن کامیابی اور قبولیت عمل کا نتیجہ سو فیصد واضح ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

چھٹا سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مقابلہ

ضبط وترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ ! آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً ملک بھر میں مختلف نوعیت کے پروگرامات کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔جن میں جلسوں کا انعقاد، اسکول کالج اور یونیورسٹی کے طلبا کے لئے کورز پروگرامات، مساجد میں بیانات، لٹریچر کی تقسیم، سالانہ چھٹیوں میں دینی مدارس اور کالج یونیورسٹی کے طلبا کے لئے شارٹ کورسز وغیرہ شامل ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی ”کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ“ ہے۔الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی انتظامیہ نے دینی مدارس کے طلبا کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی تربیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے اس سلسلہ کا آغاز کیا۔ ہر سال کراچی میں سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جس میں شہر بھر کے مدارس سے طلبا شریک ہوتے ہیں۔حسب سابق اس سال بھی تقریری مقابلہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان تھا: ”تحریک ختم نبوت میں علماء کا کردار“ جن طلبا کرام نے پہلے مرحلے میں پہلی، دوسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہو گئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا: ”صحابہ کرام و اہل بیت اور قادیانی گستاخیاں“ جن طلبا نے دوسرے مرحلے میں بھی پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ اس مسابقہ کے فائنل اور مرکزی مقابلہ کے لئے منتخب ہوئے۔ تیسرے مرحلے میں تقریر کا عنوان ”کشمیر کے خلاف قادیانی کردار“ تھا۔ ذیل میں تینوں مرحلوں کی مفصل رپورٹ پیش کی جارہی ہے۔

پہلا مرحلہ:

پہلے مرحلے میں ٹاون کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔جس میں کراچی کے تمام ۱۸ ٹاؤنوں میں مسابقے ہوئے۔جس میں ۱۵۱ دینی مدارس کے ۲۵۳ طلبا نے حصہ لیا،جس کی تفصیل یہ ہے:

نورانی مسجد صرافہ بازار کھارادر میں صدر

ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ، مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن، مدرسہ یوسفیہ کھتری مسجد، جامعہ غفوریہ پاکولا مسجد اور دارالعلوم صرافہ بازار کے ۱۰ طلبا نے شرکت کی۔جس میں جامعہ یوسفیہ کھتری مسجد کے مہتمم مولانا مفتی محمد یاسین اور جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کے مہتمم مولانا نورالحق تھے۔منصفین کے فرائض جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد اور جامع مسجد الحبیب سپریم کورٹ کراچی کے خطیب مولانا نعمان ارمان مدنی اور جامعہ گلشن عمر سہراب گوٹھ کے استاذ مولانا کامران کیانی نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد پراچہ، مولانا محمد عثمان، مولانا معاویہ، مجلس گلگت کے مبلغ مولانا عبدالسلام، ضلع جنوبی کراچی کے مسئول مولانا کلیم اللہ نعمان، حافظ محمد انس، حافظ محمد احمد، حافظ طلحہ، جناب محمد عفان اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔نقابت کے فرائض قاری عبدالوحید لغاری اور مولانا محمد عثمان نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان نورانی مسجد صرافہ بازار کے ناظم تعلیمات مفتی محمد طارق تھے۔ دارالعلوم صرافہ بازار نورانی مسجد سے دورۂ حدیث کے طالب علم ارشاداللہ بن حمید حسن نے پہلی، مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ سے درجہ خامسہ کے طالب علم عبداللہ بن رحمت اللہ نے دوسری جبکہ مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن سے درجہ ثانیہ کے محمد ادریس بن لعل محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری نے اپنی ٹیم

کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

جامعہ محمودیہ میراں ناکہ، لیاری میں لیاری ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ کریمیہ، جامعہ ترتیل القرآن، جامعہ دارالفیوض، جامعہ محمودیہ، جامعہ عثمانیہ اور جامعہ توحیدیہ چاکیواڑہ کے ۱۲ طلبا نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض جامعہ حقانیہ بلدیہ کے مہتمم مفتی فیض الحق، جامع مسجد اسامہ لی مارکیٹ کے امام وخطیب مفتی محمد ناصر اور خالد بن ولید مسجد بہار کالونی کے امام مولانا زاہد نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے ناظم تعلیمات مولانا انعام اللہ، مولانا حامد، مولانا زبیر، مولانا اعجاز، مولانا عبدالناصر، حافظ طلحہ، محمد عفان، حافظ حسنین، محمد مصیب فاروق، محترم رفاقت اللہ اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے استاذ مولانا محمد ندیم نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کے مہتمم مولانا نورالحق تھے۔ جامعہ محمودیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد امجد بن اسلم نے پہلی، جامعہ توحیدیہ سے درجہ اولی کے طالب علم ابوہریرہ بن بیان خان نے دوسری جبکہ جامعہ محمودیہ سے درجہ سابعہ کے محمد عمیر بن نصرالدین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاری ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا نعیم اللہ نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ عربیہ اسکاؤٹ کالونی میں گلشن اقبال ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ عارف العلوم، مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ، مدرسۃ الانور، جامعہ اشرف المدارس، دارالعلوم گلشن، جامعہ بیت المقدس، مدرسہ عربیہ اسلامیہ، جامعہ افضل العلوم، جامعۃ الحسنین، جامعہ دارالخیر، جامعہ انوار الصحابہ، جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم، جامع مسجد بیت المکرم، جامعہ شفیق الاسلام، جامعہ دارالسلام اور مدرسہ افضل العلوم کے ۱۸ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا سعید ثاقب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا سعد، مولانا ندیم الرشید اور مولانا شاہد خان نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالمغیث نے سرانجام دیئے۔ مدرسۃ الانور سے درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد بن محمد یاسین نے پہلی، مدرسہ افضل العلوم سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد سلمان بن قاری عطاء اللہ نے دوسری جبکہ مسجد بیت المکرم سے درجہ رابعہ کے غلام مصطفیٰ بن محمد ظاہر خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلشن اقبال ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا عبدالسمیع رحیمی نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ صدیقیہ ناتھا خان گوٹھ میں شاہ فیصل ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ صدیقیہ، جامعہ حمادیہ، جامعہ تراث الاسلام، جامعہ عثمانیہ اور جامعہ علی کے ۱۱ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عثمان رفیق، جامعہ دارالہدیٰ کے مولانا صلاح الدین اور مولانا حسنین نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اشفاق نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے مہتمم مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری تھے۔ جامعہ صدیقیہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم سالک عباسی بن محمد سرفراز خان عباسی نے پہلی، جامعہ تراث الاسلام سے درجہ سابعہ کے لیاقت علی بن عبدالباقی نے دوسری، جبکہ جامعہ علی سے درجہ خامسہ کے عابدالرحمٰن بن منظوراحمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات شاہ فیصل ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا احسن نسیم نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ انوارالقرآن، مصطفی مسجد نیو مظفر آباد کالونی میں لانڈھی ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ جامعہ انوار القرآن، جامعہ ابوہریرہ اور جامعہ رحیمیہ گل احمد چورنگی کے ۱۱ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی جامعہ انوارالعلوم مہران ٹاؤن کے مولانا مفتی نعمان تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر کے استاذ مولانا ارشد اقبال، مدرس عثمان بن عفان شاہ لطیف ٹاؤن سے مولانا سلیم اللہ اور مدرسہ ابن عباس بھینس کالونی سے مفتی حبیب الرحمٰن نے انجام دیئے۔ قاری عمر فاروق صاحب کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالوہاب پشاوری نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے مہتمم مولانا محمد ریاض عالم تھے۔ جامعہ انوار القرآن ریڑھی گوٹھ سے درجہ خامسہ کے رضوان اللہ بن نور قابل نے پہلی، جامعہ رحیمیہ گل احمد چورنگی سے درجہ خامسہ کے طالب علم عمر فاروق بن

قاری عبدالواحد نے دوسری جبکہ جامعہ انوارالقرآن سے درجہ خامسہ کے محمد لقمان بن ہدایت الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لانڈھی ٹاؤن کے ذمہ دار حافظ عبدالوہاب پشاوری نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن قائد آباد میں بن قاسم ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ بیت السلام، جامعہ محمد بن قاسم، مدرسہ عثمان بن عفان، جامعہ بیت العتیق، جامعہ باب الرحمت اور مدرسہ عبداللہ بن عباس کے ۱۴ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی جامع مسجد طیبہ لانڈھی کے امام وخطیب مولانا احسن راجہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا شیر محمد امام وخطیب جامع مسجد آمنہ، مفتی سمیع الحق امام وخطیب بسم اللہ مسجد گل احمد اور مولانا مفتی سلمان مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا طارق شامزئی، عبدالواجد خان اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد جنید نے سرانجام دیئے۔ میزبان جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن کے ناظم مولانا اجمل شاہ شیرازی تھے۔ جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن سے درجہ رابعہ کے امین اللہ بن عبدالولی نے پہلی، جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ رابعہ کے طالب علم احسان فاروق بن عبدالماجد نے دوسری جبکہ جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن سے درجہ ثالثہ کے محمد نعیم بن عبدالشکور نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بن قاسم ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا جنید نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ ابی ذر غفاری جامع مسجد قباء، یوپی موڑ میں نارتھ کراچی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن، جامعہ صدیقیہ مچھر کالونی، جامعہ مصباح العلوم جمالی گوٹھ، جامعہ خلیلیہ لاسی گوٹھ، جامعہ مدنیہ نیو کراچی، جامعہ احسن الدراسات، جامعہ عربیہ ضیاء العلوم یعقوبیہ بحریہ ٹاؤن، جامعہ ابی ذر غفاری یوپی موڑ، جامعہ بیت العلوم گرم چشمہ، جامعہ فیض العلوم اشرف گوٹھ اور جامعہ یاسین القرآن نارتھ کراچی کے ۲۱ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی جامعہ بنوری ٹاؤن ملیر شاخ کے مولانا قاضی منیب الرحمٰن تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا قاضی منیب الرحمٰن، مولانا غلام سرور استاذ جامعہ بطحاء نارتھ ناظم آباد اور مولانا حمیداللہ استاذ جامعہ مریم للبنات شفیق موڑ نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا سعد ملوک استاذ جامعہ مخزن العلوم، مفتی الیاس، مولانا عمران زاہد، مولانا سہیل واثق، مولانا عماد الدین، مولانا سلمان اور مولانا حفیظ الرحمٰن امام قباء مسجد مچھر کالونی سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جامعہ مدنیہ کے متعلم حافظ محمد اسامہ نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ ابی ذر غفاری کے مہتمم مولانا محمد احمد تھے۔ مدرسہ بیت العلوم گرم چشمہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد داؤد ولد محمد رحیم نے پہلی، جامعہ یاسین القرآن اکبری مسجد سے درجہ خامسہ کے طالب علم فرید فیصل ولد شاہ فیصل نے دوسری جبکہ مدرسہ بیت العلوم گرم چشمہ سے درجہ خامسہ کے عبدالقدیر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ کراچی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا شاکر اللہ نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ میں نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ بطحاء، مدرسہ معاذ بن جبل، جامعہ مدنیہ، جامعہ مدینۃ العلوم، مدرسہ امام ابو یوسف، جامعہ علی المرتضیٰ، جامعہ رحمانیہ اور مدرسہ معہد العلوم الاسلامیہ کے ۱۶ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی خالد محمود تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا یوسف حسن زئی، مولانا محمد اشرف اور مولانا عرفان نذیر نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا ثناء الرحمٰن نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ معہد العلوم کے مولانا ضیاء الرحمٰن تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا قاسم شاہ، مولانا اویس، مولانا عبداللہ حسین، مولانا یوسف، مولانا نافع مدنی اور مولانا عبدالقادر سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ رحمانیہ سے درجہ سادسہ کے فداء حسین ولد حنیف اللہ نے پہلی، مدرسہ معاذ بن جبل سے درجہ سادسہ کے طالب علم کفایت اللہ ولد حفیظ اللہ نے دوسری جبکہ جامعہ مدینۃ العلوم سے درجہ رابعہ کے ضیاء الرحمٰن ولد محمد اکبر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے ذمہ دار

مولانا ثناء الرحمٰن صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ صدیقیہ گڈاپ میں گڈاپ ٹاؤن

کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں دارالعلوم رحمانیہ سپر ہائی وے، جامعۃ النور، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم منگھو پیر، جامعہ نظامیہ سہراب گوٹھ، جامعہ ضیاء العلوم محمدی گوٹھ، جامعہ خلفائے راشدین سلطان آباد، جامعہ محمودیہ جنجال گوٹھ، ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ، جامعہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پیر بخش گوٹھ، جامعہ مفتاح العلوم مری گوٹھ، جامعہ صدیقیہ گلشن معمار، مدرسہ اسلامیہ تعلیم الدین تیسر ٹاؤن اور مدرسہ انوار الاسلام عبدالغنی گوٹھ نیو سبزی منڈی کے ۲۱ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل مدظلہ اور مولانا عبدالحئی مطمئن تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ مدنیہ بفر زون کے مولانا عبدالرحمٰن مدنی، جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن کے مفتی نصر اللہ احمد پوری اور جامعہ معارف اسلامیہ بلدیہ ٹاؤن کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسماعیل یوسف نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض استاذ جامعۃ الرشید مولانا محمد مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے ناظم مولانا عبدالباسط چلاسی تھے۔ دیگر مہمانان گرامی مولانا شیر بہادر مدیر جامعہ صدیقیہ نور خان گوٹھ، مولانا بلال استاذ جامعہ معارف القرآن ایوب گوٹھ، مولانا عبدالغنی حیاتی اور مولانا حسین سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ دارالعلوم امیر حمزہ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم ابوقافہ بن محمد طیب نے پہلی، جامعہ صدیقیہ نور خان گوٹھ سے درجہ اعدادیہ دوم کے طالب علم محمد طاہر بن محمد سلیم نے دوسری جبکہ جامعۃ الرشید سے درجہ خامسہ کے طالب علم معاویہ فاروق بن محمد عمر فاروق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گڈاپ ٹاؤن کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال نے جامعہ صدیقیہ کے اساتذہ کرام کی معاونت سے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ دارالعلوم حنفیہ پونے پانچ چورنگی،

اورنگی میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ فاروق اعظم، جامعہ ربانیہ، جامعہ تعلیم القرآن ریاض الجنۃ، جامعہ عبداللہ بن عباس الاسلامیہ، جامعہ عبداللہ بن مسعود کراچی، مدرسہ انوار القرآن، جامعہ دارالعلوم حنفیہ، دارالعلوم تعلیم الاسلام، جامعہ مصعب بن عمیر، جامعہ دارالعلوم الخضر اء، جامعہ محمودیہ، جامعہ عثمانیہ بھٹو کالونی، مدرسہ زینت القرآن اور مدرسہ عربیہ حقانیہ کے ۱۶ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مدیر جامعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی فیض اللہ آزاد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی عبدالسمیع خطیب جامع مسجد بنارس ٹاؤن، مفتی فیضان الرحمٰن کمال استاذ جامعہ خلفاء راشدین شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن اور مولانا محمد وسیم امام وخطیب جامع مسجد قباء بدر چوک نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا احسان الحق شمسی، مولانا نورالدین حنفی، مولانا محمد سجاد ہزاروی، مفتی عبداللہ مظہری، مولانا سعید انور، مولانا احمد شاہ بلوچ، مولانا سعد اللہ، مولانا محمد فاروق، مولانا شریف اللہ، مولانا فضل حق، مولانا محمد جاوید، مولانا سرتاج امین، مولانا قاری محمد اللہ صدیقی، مولانا فیض احمد، بھائی محمد ابراہیم اور حافظ ابوبکر شاکر سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا عثمان شاکر اور مولانا محمد حسان نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان قاری فضل الرحمٰن نائب مدیر جامعہ دارالعلوم حنفیہ تھے۔ جامعہ مصعب بن عمیر شاخ جامعہ ابن عباس سے درجہ اعدادیہ کے طالب علم سیف الرحمٰن بن سید محمد نے پہلی، جامعہ عثمانیہ بھٹو کالونی سے درجہ خامسہ کے طالب علم ضیاء اللہ بن غلام اللہ نے دوسری جبکہ جامعہ تعلیم القرآن ریاض الجنۃ خیر آباد سے درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد وقاص بن عبدالرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد وسیم اور مولانا عثمان شاکر نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ امام محمد سہراب گوٹھ میں گلبرگ ٹاؤن

کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ گلشن عمر، جامعۃ الابرار، مدرسہ زکریا الخیریا، مدرسہ امام محمد اور مدرسہ تعلیم القرآن کے ۸ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی جامعہ عربیہ الہاشمیہ کے مہتمم مفتی اخلاق احمد اور مفتی اکرام الرحمٰن تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی اصغر اقبال، مفتی محمد رمضان اور مفتی شبیر احمد جلال پوری نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد سہیل اور مولانا شاہ ولی اللہ نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ قاری فیض اللہ چترالی صاحب تھے۔

مدرسہ گلشن عمر سہراب گوٹھ سے زبیر علی بن اکبر علی خان نے پہلی، جامعۃ الابرار کے محمد حسان بن محمد جاوید نے دوسری، جبکہ مدرسہ زکریا الخیریہ سے کلیم اللہ بن طوطی خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلبرگ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد سہیل نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ صدیقیہ فیڈرل بی ایریا میں لیاقت آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ دارالعلم رشیدیہ، جامعہ الہیہ، جامعہ صدیقیہ، مدرسہ تعلیمات قرآنیہ، دارالافتاء والارشاد، مدرسہ تحفیظ القرآن، مدرسہ انس بن مالک، مدرسہ معارف العلوم اور جامعہ امداد العلوم کے ۹ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی شیخ الحدیث مفتی ولی اللہ محمد حسنی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد عاطف، مولانا رحمٰن اللہ اور مولانا حفیظ الرحمٰن نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا ابرار، مولانا محمد جاوید، حافظ محمد حذیفہ، حافظ محمد سلمان، مولانا محمد صدیق، مولانا سید عدیل شاہ، قاری محمد مدنی، مولانا نسیم، مولانا فیصل، مولانا امان اللہ اور مولانا ثناء اللہ سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا خالد محمود اور حافظ محمد حذیفہ نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان نائب مدیر جامعہ مولانا مفتی عمر ولی تھے۔ جامعہ الہیہ سے درجہ سابعہ کے محمد سعد الٰہی بن افتخار احمد نے پہلی، جامعہ امداد العلوم سے درجہ ثانیہ کے طالب علم روح اللہ بن خواجہ خان نے دوسری جبکہ معارف العلوم سے درجہ سابعہ کے طالب علم ولی بن محمد خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاقت آباد ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا خالد محمود نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ انوار العلوم شاد باغ میں ملیر ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، مدرسہ واحدیہ ملیر سٹی، جامعہ انوار العلوم شاد باغ، مدرسہ عمر بن خطاب ماڈل کالونی، مدرسہ عبداللہ بن مسعود ملیر ہالٹ اور جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی کے ۱۴ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا سید محمود امام وخطیب جامع مسجد امین ماڈل کالونی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا اسد اللہ استاذ جامعہ محمد بن قاسم گریب پارک سٹی قائد آباد، مولانا محمد آصف جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن اور مولانا ذوالفقار جامعہ ابی ہریرہ لانڈھی ٹاؤن نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مفتی تنویر احمد نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ انوار العلوم شاد باغ کے ناظم مفتی صباح الدین تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی سلمان اور مفتی شفیق الرحمٰن گلگتی سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ واحدیہ ملیر سٹی سے درجہ اولیٰ کے طالب علم احسان اللہ ولد محمد یعقوب نے پہلی، ضیاء اللہ ولد مفتی موسیٰ خان نے دوسری جبکہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر کے حفیظ اللہ ولد لاہور بادشاہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ملیر ٹاؤن کے ذمہ دار مفتی تنویر احمد نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

مدرسہ رحمانیہ حضرت بلال کالونی کورنگی میں کورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ رحمۃ للعالمین، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن، معہد عثمان بن عفان، جامعہ اشرفیہ حقانیہ اور جامعہ اشرف العلوم کورنگی کے ۱۲ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا حبیب اللہ امین تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی امان اللہ نادر استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل، مولانا محمد موسیٰ جامعہ بیت العلم ڈیفنس اور مولانا مسعود الرحمٰن شمسی منظور کالونی نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا علی الرحمٰن، مولانا ولی اللہ، مولانا عطاء الرحمٰن، قاری عظیم، مولانا ابراہیم مصطفیٰ، قاری احسان اللہ، قاری عبدالرحمٰن، مولانا ذاکر اللہ، مولانا امیر محمد، مولانا کامران، محمد سفیان، مولانا سلام اللہ، مولانا نظار احمد، مولانا عنایت اللہ اور مفتی عصمت اللہ علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان مولانا اسلام حسین عارف، مولانا عبدالغفار اور مولانا حفظ الرحمٰن تھے۔ جامعہ دارالعلوم کراچی سے دورۂ حدیث کے طالب علم محمد یونس بن محمد ابراہیم نے پہلی، جامعہ رحمۃ للعالمین سے درجہ متوسطہ دوم کے طالب علم محمد حسان بن عبدالشکور نے دوسری جبکہ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی سے عصمت اللہ بن پیر محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ

منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ تعلیم القرآن، مدرسہ علوم القرآن، مدرسہ اشاعت القرآن، احیاء العلوم، انوارالقرآن، خیرالعلوم، شمس العلوم، ابوہریرہ، جامعہ صفہ، امدادیہ، معہدالایوب، ندوۃ العلوم، عثمانیہ یوسف گوٹھ، مظہرالعلوم، اسلامیہ مبارک مسجد، قاسم العلوم، جامعہ عمر، حقانیہ بلال مسجد کے ۱۸ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مدیر جامعہ حضرت مولانا شیخ عطاء الرحمٰن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ فاطمۃ الزہرہ للبنات کے مدیر مولانا پروفیسر عبدالودود، مولانا عنایت اللہ عادل اور مفتی عبداللہ شاہ نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا فخرالدین، مولانا نور رحیم، مولانا حق نواز اختر، مولانا شیر افضل، مولانا خلیل اللہ، مولانا سلیم اللہ بلیدی، مولانا عبدالستار، مولانا محمد طالوت، محمد صابر، سید محمد شاہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے نائب مدیر مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب تھے۔ مدرسہ انوارالقرآن صدیق اکبر مسجد سے درجہ سادسہ کے طالب علم امیر معاویہ بن عبداللہ نے پہلی، جامعہ ندوۃ العلم سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد شکیل بن عبدالرحمٰن نے دوسری جبکہ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد اسحاق بن اخترگل نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا سعیدالرحمٰن نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ اشرفیہ امدادیہ (عائشہ مسجد)

میٹروول میں سائٹ ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ بنوریہ عالمیہ، دارالعلوم تعلیم القرآن، جامعہ معہدالقرآن، جامعہ اشرفیہ امدادیہ، جامعہ مظاہرالعلوم، جامعہ حقانیہ اور جامعہ اسلامیہ واحدیہ کے ۱۲ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا ڈاکٹر قاسم محمود اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مصباح العالم صاحب امام وخطیب جامع مسجد اللہ والی بنارس، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب امام وخطیب جامع مسجد دارالسلام، مولانا ابراہیم قصوری، امام وخطیب جامع مسجد پاک کالونی نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں جامعہ مظاہر العلوم کے مولانا محمد یوسف، مدرسہ عثمانیہ کی مسجد کے مولانا ابوہریرہ، مولانا طاہر، مدرسہ معارف العلوم کے مولانا عبدالحمید، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جامع مسجد غفوریہ مومن آباد کے امام و خطیب مولانا آزاد عالم نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ مولانا عبدالجبار صاحب تھے۔ مدرسہ اشرفیہ امدادیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم عثمانیہ معاویہ بن افسر نے پہلی، مدرسہ معہدالقرآن سے درجہ ثالثہ کے طالب علم مبشر نے دوسری جبکہ جامعہ اسلامیہ واحدیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد ولی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سائٹ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مشتاق احمد شاہ نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی کیماڑی

میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ اسلامیہ کلفٹن، جامعہ سعیدیہ زمزمہ، جامعہ قرطبہ، جامعہ خلفاء راشدین اور مدینہ مسجد کے ۱۰ طلبا نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محبوب اللہ امام مصطفیٰ مسجد جیکسن مارکیٹ، مولانا نعمت اللہ امام صدف مسجد ٹی ریلوے کالونی اور مولانا محمد آصف نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی محمد فاروق، مفتی عارف، مولانا عبداللہ، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا مطیع الرحمٰن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جنوبی کے مسؤل مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر کے سید انوار الحسن شاہ، محمد انس، حافظ حسنین، حافظ مصعب فاروق، گلگت بلتستان کے مبلغ مولانا عبدالسلام اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا حامد عباسی نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ مولانا الطاف الرحمٰن عباسی تھے۔ جامعہ قرطبہ درجہ خامسہ کے معاویہ بن سبحان الرحمٰن نے پہلی، محمد زید بن محمد شاہد نے دوسری جبکہ مدینہ مسجد سے درجہ اولیٰ کے طالب علم شاکراللہ بن روشن گل نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(جاری ہے)

الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ

ظہورِ مہدی علیہ الرضوان.... احادیث کی روشنی میں

قسط:۳

تالیف:... شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ

حمد وصلاۃ کے بعد.... تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (اُن پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلبہ میں سے سب سے حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے، خدائے مشفق ومہربان وحدہٗ لاشریک اُس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے، عرض رساں ہے کہ بعض مجالسِ علمیہ میں مہدی موعودؓ کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدیِ موعودؓ سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں، تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تبلیغ بھی ہوجائے، نیز ان حدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے، جیسے علامہ ابن خلدونؒ وغیرہ۔ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں معتمد ومستند ہیں، لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے، میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدی موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاء وقت اور علماء زمانہ کو میں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بلند مقصد کے لئے میں تیار ہوگیا، تاکہ یہ دینِ منیف سے شبہات کے دور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں، لہٰذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جس کی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمہ داری لی ہے تو میں اُسے اس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہوگی تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا۔

پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفاء کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں ان الفاظِ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح وتعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری ؒ پر چونکہ تصحیح احادیث میں تساہل کا الزام ہے، اس لئے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا، بلکہ امام ذہبی ؒ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے، اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے، میں نے اُس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو اُنہوں نے قبول کیا ہے، ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بنا پر ترک کردی ہیں، جن کو صاحب کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رُواۃ کی تعدیل وتوثیق میں مَیں نے ''تہذیب التہذیب'' اور ''خلاصۃ التہذیب'' پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

امام حافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی ؒ اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' میں فرماتے ہیں:

۱:- ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہوجائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا''

۲:- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت (ﷺ) میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ: اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کردیں گے، یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدیؓ) خلیفہ ہوجائے۔''

ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ اس مردِ اہل بیتؓ کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے، اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

وقال الإمام الحافظ الحجة أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري رحمه الله تعالىٰ:

۳:- ”حضرت اُم المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ ؓ) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: زمانہ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی، اس سے جنگ کے لئے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ ومدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا ہے، جسے آپ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدیؓ) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیداء (یعنی مکہ ومدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہوسکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہوگئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے، یہ سب کے سب اکٹھے دھنسا دیئے جائیں گے، البتہ قیامت میں اُن کا حشر اُن کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔“

۴:- ”ابونضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا: یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: میری آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۂ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابوالعلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔“

قلتُ: ولا يقلقك أنك لا تجد في شيء من هذه الروايات ذكر المهدي أن الأحاديث الصحيحة التي سيأتي ذكرها تصرح أن ذلك الرجل العائذ بالبيت إنما هو المهدي وكذلك الخليفة الذي يحثي المال حثياً هو المهدي وأن الأحاديث يفسر بعضها بعضاً كما لا يخفى على من له نوع إلمام بالحديث، والله أعلم.

تنبیہ:

اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفۂ مہدیؓ کا ذکر نہیں ہے، لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفۂ مہدیؓ ہی ہوں گے، جن سے جنگ کے لئے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائے گا۔ اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر کے مال عطا کرنے والے خلیفۂ مہدیؓ ہی ہیں۔ اس لئے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفۂ مہدیؓ کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

۵:- ”حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے، تاکہ میرے اہل بیتؓ سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا (یعنی پوری دنیا میں عدل وانصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم

وزیادتی سے بھری ہوگی۔‘‘

۶:-’’حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیتؓ میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے معمور کردے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ وایضاً۔

۷:-’’حضرت اُم المؤمنین اُم سلمہؓ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: مہدیؒ میری نسل اور فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا۔‘‘

۸:-’’حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدیؒ مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں وبلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔‘‘

(مطلب یہ ہے کہ مہدیؒ کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی حکم رانی ہوگی اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا)

۹، ۱۰، ۱۱:-.....’’حضرت اُم سلمہؓ رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ: ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا، ایک شخص (یعنی مہدیؒ اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنادیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے، مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدیؒ کے پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود ومقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر اُن سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ ومدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپؒ سے بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہوگی، خلیفۂ مہدیؒ اور ان کے اعوان وانصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے، یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح وکامرانی کے بعد) خلیفہ مہدیؒ خوب داد ودہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج وغلبہ ہوگا) بحالت خلافت، مہدیؒ دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نوسال رہ کر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔‘‘ (جاری ہے)

بھائی عبدالرزاق چوہدری کوٹ ادو کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ادو کے امیر عبدالرزاق چوہدری ۹؍جنوری ۲۰۲۱ء صبح تین بجے انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکہ مسجد کوٹ ادو کی منتظمہ کے رکن رکین تھے۔ خاندانی طور پر دیندار فیملی سے تعلق رکھتے تھے، ان کے والد گرامی حاجی چوہدری سلامت اللہ تاحیات مکہ مسجد کے نمازیوں میں سے رہے۔ موصوف اور ان کے والد گرامی کریانہ کی دکان چلاتے رہے۔ چند ماہ قبل ان کی دو ہمشیرگان یکے بعد دیگرے انتقال فرماگئیں۔ موصوف صحیح العقیدہ اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مکہ مسجد کے امام جناب مولوی عبدالستار اور بھائی عبدالرزاقؒ کی دعوت پر سال میں ایک جمعہ مکہ مسجد میں عرصہ دراز سے چلا آرہا ہے۔ گزشتہ سال کورونا کی وجہ سے نہ ہوسکا۔ موصوف ساتھیوں کے دکھ سکھ میں شرکت فرماتے، ان سے آخری ملاقات عزیزی قاری ابوبکر صدیقؒ کے جنازہ کے موقع پر ہوئی۔ علاقائی مبلغ مولانا محمد ساجد سلمہ کے ساتھ جنازہ کے لئے تشریف لائے۔ کافی دیر مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ میں رہے اور انہوں نے بہت ڈھارس بندھوائی۔ ان کی وفات سے کوٹ ادو ایک صحیح العقیدہ جماعتی کارکن سے محروم ہوگیا۔ ایسے احباب جماعتوں کے لئے سرمایہ ہوتے ہیں۔ عام طور پر جب راقم الحروف کوٹ ادو جاتا اور مکہ مسجد کے قریب مدرسہ دارالعلوم مدنیہ میں ٹھہرنا ہوتا تو سنتے ہی فوراً تشریف لاتے، صرف اکیلے نہ آتے بلکہ چائے کا تھرموس ساتھ لاتے۔ مہمان مدرسہ سے چائے پینے اور کھانا کھانے کے روادار نہ تھے۔ چنانچہ جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں ہی دسترخوان لگ جاتا، جتنے احباب مسجد میں ہوتے انہیں شرکت کے لئے اصرار کرتے۔ ان کی وفات مجلس کا ذاتی نقصان ہے، اس لئے کہ ایسے مخلص اور وفادار ساتھی بہت کم ملتے ہیں۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑے۔ ان کی نماز جنازہ بزرگ عالم دین مولانا عبدالجلیل مہتمم جامعہ مظاہرالعلوم نے پڑھائی، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی اور انہیں کوٹ ادو کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ پاک کامل مغفرت فرمائیں، ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور اپنے شایان شان معاملہ فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

برطانیہ کے مولانا محمد یوسفؒ ماما کی رحلت!

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۴/جنوری ۲۰۲۱ء رات گیارہ بجے کے قریب برطانیہ میں مولانا محمد یوسف ماما وصال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

انڈیا ضلع سورت کے ایک گاؤں ''کفلیۃ'' میں ۱۷/ستمبر ۱۹۴۰ء کو آپ پیدا ہوئے۔ اردو اور گجراتی کی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ جامعہ ڈابھیل میں حفظ کیا۔ پھر مفتاح العلوم تراج گجرات میں درجہ ثالثہ تک تعلیم حاصل کی۔ فخر گجرات مولانا محمد علی تراجی کی آپ کو سرپرستی حاصل رہی۔ اس کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور پانچ سال دارالعلوم میں رہ کر دورۂ حدیث شریف تک تعلیم مکمل کی۔ دارالعلوم دیوبند سے دسمبر ۱۹۶۵ء میں فراغت ہوئی۔ مولانا سعید احمد پالن پوری اور مولانا ولی رحمانی مونگیروی آپ کے رفقاء درس تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا فخر الدین مرادآبادی، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا سید انظر شاہ کشمیری، مولانا محمد سالم قاسمی، جیسے اساطین علم سے کسب فیض کیا۔ فراغت کے بعد نوساوی پھر مادر علمی مفتاح العلوم تراج میں دو دو سال پڑھایا۔ ۱۹۷۱ء میں اسلامیان باٹلی برطانیہ کی دعوت پر جامع مسجد باٹلی کے امام و خطیب کے طور پر تشریف لائے اور عرصہ سات آٹھ سال تک یہ خدمت سرانجام دی۔ تبلیغی جماعت کے مرکز ڈیوزبری کے دارالعلوم میں عرصہ تک ابتدائی کتب سے دورۂ حدیث شریف تک کے اسباق پڑھاتے رہے۔ دارالعلوم کے ناظم کتب خانہ، وناظم امتحانات کی بھی ڈیوٹی آپ کے ذمہ تھی۔

یہاں کے ایک بنات کے مدرسہ میں بخاری شریف بھی پڑھاتے رہے۔ باٹلی کے تمام علماء کرام نے رابطۃ العلماء باٹلی کے نام سے ایک جماعت تشکیل دی۔ آپ اس کے بانی ارکان میں سے ہی نہ تھے بلکہ روح رواں بھی تھے۔ آپ نے ڈیوزبری، باٹلی میں وہ خدمات سرانجام دیں کہ آپ کے احترام میں ہر شخص سروقد ہوگیا۔

پاکستان میں اپریل ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ قادیانی بھگوڑا مرزا طاہر نے برطانیہ میں پناہ لی۔ تب ۱۹۸۵ء میں وہاں پر پہلی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے سنٹر لندن میں منعقد ہوئی۔ راقم کو بھی اس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ کانفرنس کے بعد دو ماہ تک وہاں تبلیغی مقاصد کے لئے فقیر کا قیام طے ہوا۔ تب دارالعلوم بری میں ایک ہفتہ عقیدہ ختم نبوت پر لیکچر ہوئے۔ اسی طرح باٹلی میں ایک ہفتہ کا تبلیغی نظم طے ہوا۔ ظہر کے بعد عصر تک مسجد زینت الاسلام میں یومیہ ایک کلاس لگتی جس میں باٹلی و ڈیوز کے ائمہ وخطباء، ومدرسین تشریف لاتے جس میں اکثریت دیوبند اور ڈابھیل کے فضلاء کی تھی۔ ان حضرات کو باقاعدہ منکرین کے اعتراضات کے جوابات اور اصل کتب سے حوالہ جات نوٹ

قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لئے یہود وہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں: علماء کرام

لاہور..... عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جذبہ صدیقی سے سرشار ہوکر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ قوم اور حکمرانوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہئے کہ قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لئے یہود وہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا قاری عبدالعزیز نے مکتب ام القریٰ ڈیرہ حسن نذیر گارڈن ہربنس پورہ لاہور میں ختم نبوت اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر ادارہ کے مہتمم مولانا قادر بخش اعوان، مولانا محمد معاویہ، مولانا اسلام الدین، قاری محمد اختر سمیت معززین علاقہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اندرون ملک و بیرون ممالک کی کئی عدالتوں نے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کردی۔ قادیانی گروہ اسلام کا ٹائٹل استعمال کرکے اپنے کفر و ارتداد کو اسلام بنا کر پیش کررہا ہے۔ اسلامیان پاکستان قادیانی فتنہ اور باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے پرامن جدوجہد جاری رکھیں۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ قادیانیوں کو احمدی ہرگز نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ احمد ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے تو لہٰذا ہم مسلمان احمدی ہیں، قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ کے بھی گستاخ ہیں، اس فتنے سے امت مسلمہ کو بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

کرائے جاتے۔ خوب بھرپور اہتمام سے رابطہ العلماء باٹلی نے اس کلاس کو کامیاب بنایا۔ اسی طرح یومیہ مغرب تا عشاء مختلف مساجد میں ختم نبوت کے اجتماعات رکھے گئے۔

حق تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں مولانا محمد یوسف ماما کی تربت پر، ایسے منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے کہ علم وفضل، عمر وتجربہ ہر لحاظ سے مجھ سے سینئر ہونے کے باوجود ان دروس وبیانات میں نہ صرف اہتمام سے شریک ہوتے بلکہ تمام دروس وبیانات کو ریکارڈ کیا۔ بعد میں ان کو ٹیپ سے کاغذ پر منتقل کرکے سینکڑوں صفحات کی کتاب تیار کردی۔ اس جانگسل محنت وجان سپاری کی تلاش کرنے سے بھی مثال لانا کمیاب ہے۔ پھر خود کمپوزنگ کی۔ اس کمپوزنگ کا مجھے نسخہ عنایت فرمایا۔ پھر مختلف حضرات کو متوجہ کرکے اس کی تصحیح کرائی۔ حضرت مولانا منور حسین سورتی خطیب بالہم جامع مسجد لندن نے اس پر عنوانات قائم کرکے اسے خوبصورت اور اعلیٰ کاغذ پر شائع کرکے مفت تقسیم کرایا۔ جو آج بھی ”خطباتِ شاہین ختم نبوت“ کی دوسری جلد کو محیط ہے۔ اس تمام کارخیر کے بانی ودائی حضرت مولانا یوسف ماما تھے۔

مولانا یوسف ماما انتہائی مخلص، محنتی، جفاکش اور متحرک شخصیت تھے۔ نام ونمود سے انہیں نفور حاصل تھا۔ تمام جدوجہد میں بنیاد کا پتھر ہوتے تھے۔ بلامبالغہ سینکڑوں علماء آپ کے شاگرد، ہزاروں خلق خدا نے آپ سے دین سیکھا۔ جنوبی افریقہ تک آپ نے تبلیغی اسفار کئے۔ مدت العمر خود کو تعلیم وتعلم، درس وتدریس سے منسلک رکھا۔ ہر کام میں دوسروں کو آگے کرتے خود نظر نہ آنے والے مقام پر رہ کر پورے کام کو سپورٹ کرتے۔ یہ وہ آپ کی خوبی تھی جس نے آپ کو کندن بنادیا تھا۔ مزاج بہت ہی صالح پایا تھا۔ ہنس مکھ تھے۔ مشکل سے مشکل امر کو چٹکلوں میں حل کردیتے تھے۔ آپ کی بےنفسی اور ماہر فن استاذ ہونے کے ناطے دل وجان سے طلباء آپ پر فدا ہوتے تھے۔

آخر وقت تک اللہ تعالیٰ نے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ آخری دن بھی سبق پڑھانے کے لئے فون کے انتظار میں تھے۔ معمولی تکلیف ہوئی۔ ہسپتال لے جایا گیا۔ آپ نے بجائے دارالعلوم جانے کے دارالآخرت کو عنان توجہ مبذول کردی۔ کیا خوب شخص تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں انہیں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین بحرمة النبی الکریم! ☆☆

دفتر ختم نبوت نواب شاہ

نواب شاہ میں برلب نہر سانگھڑ روڈ پر ۲۵ سو اسکوائر فٹ کا پلاٹ خریدا گیا اور اس کا سنگ بنیاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی نے ۲۰۱۶ء کے اواخر میں رکھا۔ تعمیراتی کمیٹی میں مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، ڈویژنل مبلغ مولانا تجمل حسین، حاجی رفیق احمد قائمخانی، مقامی امیر مولانا محمد انیس صاحب ہیں۔ الحمدللہ! دفتر تکمیل کے مراحل میں ہے۔ پہلی منزل میں ایک ہال کمرہ دفتر کے لئے اور دو مہمان خانے ہیں، ایک کمرہ اسٹور اور ایک کچن ہے اور برآمدہ اور وضو خانہ ہے۔ دوسری منزل پر دو پورشن ہیں ایک پورشن میں ایک کمرہ اور برآمدہ، خصوصی مہمان خانہ ہے اور دوسرا پورشن دو کمروں پر مشتمل کوارٹر مبلغ کی رہائش کے لئے ہے۔ اوپر تیسری منزل پر چاردیواری اور وضو خانہ واش روم ہیں، کشادہ چھت ہے جہاں پر ڈھائی تین سو افراد بیٹھ سکتے ہیں، پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ دفتر کے فرنٹ پر گولائیوں پر آیت خاتم النبیین اور حدیث ترجمہ کے ساتھ لکھوائی گئی ہے جس نے دفتر کی خوبصورتی میں اضافہ کردیا ہے۔ دفتر ختم نبوت میں باقاعدہ کام شروع کردیا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہتے ہیں۔ مقامی علماء کرام اور دیگر لوگوں کا بھی کثرت سے آنا جانا ہے۔ اجلاس، سیمینار وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔

الحمدللہ! ابھی دفتر سے متصل جنوب کی طرف ۱۲۸۶۰ اسکوائر فٹ کا پلاٹ مسجد کے لئے خرید لیا گیا ہے، عنقریب اس کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت اور تمام معاونین کی اس مساعی کو قبول فرمائیں اور اس مرکز کو قادیانیوں کی رشد وہدایت کا ذریعہ بنائیں اور تاقیامت آباد فرمائیں اور مسجد کی تعمیر میں آسانیاں فرمائیں۔ آمین یاالٰہ العالمین۔

تین رات دفتر قیام رہا، جو سکون اپنے دفتر میں ملا کہیں اور نہیں، اس طرح محسوس ہوا کہ ہم اپنے مرکزی دفتر ملتان میں قیام پذیر ہیں۔ مولانا تجمل حسین باہمت نوجوان عالم دین ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ اور مولانا قاضی احسان احمد کی سرپرستی میں اتنا بڑا پروجیکٹ مکمل ہوا جو تھوڑا بہت کام باقی ہے ان شاء اللہ العزیز! جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ گا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

حافظ محمود راجا، سجاول

قسط:۶

سیرت پاک خاتم الانبیاء، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر سنجیدگی سے عمل کر لیا جائے تو تمام مشکلات اور مسائل حل ہو جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا ہوا دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور طریقے میں دنیا بھر کے گھمبیر اور پیچیدہ مسائل کا حل موجود ہے، چودہ سو سال سے آج دن تک اور قیامت تک اس بات پر یہودی، عیسائی، بت پرست، ملحد، دنیا کے تمام مذاہب کے سیاسی، مذہبی اور سماجی اسکالرز منکرین، مورخین اور دانشور متفق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں تمام خوبیاں اور صفات وصلاحیتیں بدرجہ اتم موجود تھیں جو کسی عالمی رہنما میں موجود ہونی چاہئیں، محسن انسانیت، محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی انسانیت پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب مبارک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم قبیلے، برادری زبان، علاقے اور ذات پات کے تضادات کی بنیاد پر برتری وکمتری کا خاتمہ کر کے ایسا عظیم الشان دستور العمل پیش فرمایا جسے تقویٰ کہتے ہیں، اور انسانوں کو اس اکائی پر اس طرح متحدہ کیا اسے عزت وتکریم کی بنیاد ٹھہرا کر پوری انسانیت کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر کے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا غلام اور بندہ بنا دیا، ایک اور نکتہ کی طرف آیئے، سیرت مبارکہ کے علاوہ صورت مبارکہ بھی سب سے نمایاں اعلیٰ، ارفع اور احسن ہے۔ حضرت حسانؓ بن ثابت نے فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت پیکر نہیں دیکھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین وجمیل کسی بھی ماں نے جنم نہیں دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسب مرضی پیدا ہوئے، پوری کائنات میں نہ تو آپ کی مثال ہے اور نہ وہ نظیر، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی صاحب کمال ہے اور نہ ہی صاحب جمال، بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل بھی اور اجمل بھی ہیں سب سے قیمتی پیغام اور سب سے کامل شریعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے پاس اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے، اور اب اس پیغام کے بعد اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی پیغام نہیں آئے گا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت اور صفات کے بارے میں احادیث مبارک: چنانچہ حضرت حسینؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرتؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان تشریف لے جانے کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان جانے کی (اللہ کی طرف سے) اجازت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف رکھنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے تھے، ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خرچ فرماتے، یعنی نماز، ذکر وغیرہ، دوسرا حصہ گھر والوں کے لئے ادائے حقوق میں خرچ فرماتے، (مثلاً ان سے ہنسنا، بولنا، بات کرنا، ان کے حالات معلوم کرنا وغیرہ) تیسرا حصہ خاص اپنی ضروریات، راحت وآرام کے لئے رکھتے تھے،

> **آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست وبرخاست اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی جگہ مخصوص کرنے سے منع فرماتے تھے**

پھر اس اپنے والے حصہ کو بھی دو حصوں پر اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے اس طرح پر کہ خصوصی حضرات صحابہ کرامؓ اس وقت میں حاضر ہوتے، ان خواص کے ذریعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات عوام تک پہنچتی، ان لوگوں سے کسی چیز کو اٹھا کر نہ رکھتے تھے، (یعنی نہ دین کے امور میں نہ دنیاوی منافع میں، یعنی ہر قسم کا فائدہ بلا دریغ پہنچاتے تھے) اور امت کے اس حصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز تھا کہ ان آنے والوں میں اہل فضل یعنی علم وعمل والوں کی حاضری کو اجازت میں ترجیح دیتے تھے، اس وقت کو ان کی دینی فضیلت کے لحاظ سے ان پر تقسیم فرماتے تھے، کوئی ایک حاجت لے کر آتا اور کوئی دو اور کوئی بہت ساری حاجتیں لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حاجتیں پوری کرنے کی کوشش میں لگ جاتے اور ان کو ایسے امور میں مشغول فرماتے جو خود ان کی اور تمام امت کی اصلاح کے لئے مفید اور کارآمد ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان آنے والوں سے عام مسلمانوں کے دینی حالات دریافت فرماتے اور جوان کے مناسب بات ہوتی وہ ان کو بتا دیتے اور ان کو یہ فرما دیتے کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان مفید اور ضروری باتوں کو غائبین تک بھی پہنچا دیں اور یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ جو لوگ (کسی عذر، پردہ یا دوری یا شرم یا رعب کی وجہ سے) مجھ سے اپنی ضرورتوں کا اظہار نہیں کر سکتے۔ تم لوگ ان کی ضرورتیں مجھ تک پہنچا دیا کرو، اس لئے کہ جو شخص بادشاہ تک کسی ایسے شخص کی حاجت پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو ثابت قدم رکھیں گے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ضروری اور مفید باتوں کا تذکرہ ہوتا تھا، اور ایسے ہی امور کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوشی سے سنتے تھے۔ اس کے علاوہ (یعنی فضول باتیں) سننا گوارا نہیں کرتے تھے، صحابہ کرامؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دینی امور کے طالب بن کر حاضر ہوتے تھے، اور کچھ نہ کچھ حاصل کر کے ہی واپس جاتے تھے، صحابہ کرامؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے ہدایت اور خیر کے لئے مشعل اور رہنما بن کر نکلتے تھے۔

حضرت حسینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر تشریف آوری کے متعلق دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو استعمال نہیں فرماتے تھے، آنے والوں کی تالیف قلوب فرماتے تھے، ان کو مانوس فرماتے، متوحش نہیں بناتے تھے (یعنی تنبیہ وغیرہ میں ایسا طرز اختیار نہ فرماتے جس سے ان کی حاضری میں وحشت ہونے لگے، یا ایسے امور ارشاد فرماتے جن کی وجہ سے دین سے نفرت ہونے لگے) اور ہر قوم کے کریم اور معزز کا اکرام فرماتے اور اس کو خود اپنی طرف سے بھی اسی قوم پر متولی، سردار مقرر فرما دیتے، لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے (یا مضر امور سے بچنے کی تاکید فرماتے یا لوگوں کو دوسروں سے احتیاط رکھنے کی تاکید فرماتے) اور خود اپنی بھی لوگوں کو تکلیف پہنچانے یا نقصان پہنچانے سے حفاظت فرماتے، لیکن باوجود خود احتیاط رکھنے اور احتیاط کی تاکید کے کسی سے اپنی خندہ پیشانی اور خوش خلقی نہیں ہٹاتے اور اپنے صحابہؓ کی خبر گیری فرماتے، لوگوں کے حالات آپس کے معاملات کی تحقیق فرما کر ان کی اصلاح فرماتے۔ اچھی بات کی تحسین فرما کر اس کی تقویت فرماتے اور بری بات کی برائی بتا کر اسے زائل فرماتے اور روک دیتے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر عمل میں اعتدال اور درمیانہ روی اختیار فرماتے اور بات پکی اور صحیح فرماتے، نہ اس طرح کہ کبھی کچھ اور کبھی کچھ، لوگوں کی اصلاح سے غفلت نہ فرماتے کہ مبادا وہ دین سے غافل ہو جائیں یا حق سے چھوٹ جائیں، ہر کام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک خاص انتظام تھا، امر حق میں نہ کبھی کوتاہی فرماتے نہ حد سے تجاوز فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والے خلقت کے بہترین افراد ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بڑے رتبے والا وہی ہوتا تھا جو کہ مخلوق کی غم گساری اور مدد میں زیادہ حصہ لے۔

حضرت حسینؓ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد محترم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست و برخاست اللہ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی جگہ مخصوص کرنے سے منع فرماتے تھے، اور جب کسی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں تشریف رکھتے، اور اس کا لوگوں کو حکم فرماتے کہ جہاں جگہ خالی مل جایا کرے بیٹھ جایا کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین مجلس میں ہر ایک کا حق ادا فرماتے یعنی بشاشت اور بات چیت میں جتنا اس

کاحق ہوتا اس کو پورا فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے والا ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ میرا اکرام فرمارہے ہیں، جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کے لئے بیٹھتا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود ہی چلا جائے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو وہ چیز مرحمت فرمادیتے (اور اگر نہ ہوتی تو) نرمی سے جواب فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خندہ پیشانی اور خوش خلقی تمام لوگوں کے لئے عام تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے شفقت میں والد جیسا معاملہ فرماتے، اور حق بات میں تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک برابر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہ تو شور وشغب ہوتا تھا، اور نہ کسی کی بے عزتی اور آبروریزی کی جاتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حلم وحیا، صبر وامانت پائی جاتی تھی، اور یہی صفات اس مجلس سے سیکھی جاتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اول تو کسی سے کوئی لغزش نہ ہوتی تھی، سب محتاط ہو کر بیٹھتے تھے، اور اگر کسی سے ہو بھی جاتی تو اس کا آگے کوئی تذکرہ نہیں ہوتا تھا، آپس میں سب برابر شمار کئے جاتے تھے۔ (کوئی حسب ونسب کی بڑائی نہ سمجھتے تھے) البتہ ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ سے ہوتی تھی، ہر شخص دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتا تھا، بڑوں کی تعظیم کرتے تھے، چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے، حاجت مند کو ترجیح دیتے تھے، اور اجنبی مسافر آدمی کی خبر گیری فرما دیتے تھے۔

حضرت حسینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ طرز عمل پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے پیش آتے تھے یعنی چہرہ انور پر تبسم اور بشاشت کا اثر نمایاں ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی ضرورت ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہولت سے موافق ہوجاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سخت گو تھے اور نہ ہی سخت دل اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلا کر بولتے تھے، نہ فحش گوئی اور بدکلامی فرماتے تھے نہ عیب گیر تھے کہ دوسروں کے عیب پکڑیں نہ زیادہ مذاق کرنے والے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند بات سے تغافل برتتے تھے یعنی ادھر التفات نہ فرماتے تھے گویا کہ سنی ہی نہیں، دوسرے کی کوئی امید اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آتی تھی تو اس کو مایوس بھی نہ فرماتے اور اس کو محروم بھی نہ فرماتے (بلکہ کچھ نہ کچھ دے دیتے یا دلجوئی کی بات فرمادیتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو تین باتوں سے بالکل علیحدہ فرما رکھا تھا، جھگڑے سے، زیادہ باتیں کرنے سے اور لایعنی اور بے کار باتوں سے، اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا، نہ کسی کی سخت مذمت فرماتے تھے، نہ کسی کو عار دلاتے تھے، اور نہ کسی کے عیوب تلاش فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف وہی کلام فرماتے تھے جو باعث اجر وثواب ہو، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو حاضرین مجلس اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے جیسے ان کی گردن پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوجاتے تب وہ حضرات کلام کرتے (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے دوران کوئی نہیں بولتا تھا، جو کچھ کہنا ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چپ ہونے کے بعد کہتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات پر جھگڑتے نہیں تھے، جس بات پر سب ہنستے اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے اور جس سے سب لوگ تعجب کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعجب میں شریک رہتے، یہ نہیں کہ سب سے الگ چپ چاپ بیٹھے رہیں بلکہ معاشرت اور طرز کلام میں حاضرین مجلس کے شریک حال رہتے، اجنبی آدمی کی سخت گفتگو اور بدتمیزی کے سوال پر صبر فرماتے (چونکہ اجنبی مسافر لوگ ہر قسم کے سوال کرلیتے تھے، اس وجہ سے) بعض صحابہ کرامؓ ایسے اجنبی مسافروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لے آتے تھے (تاکہ ان کے ہر قسم کے سوالات سے خود بھی منتفع ہوں ایسی باتیں جن کو ادب کی وجہ سے یہ حضرات نہیں پوچھ سکتے تھے وہ بھی معلوم ہوجائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی تاکید فرماتے رہتے تھے کہ جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو تو اس کی امداد کیا کرو، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تعریف کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناگوار فرماتے۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی احسان کے بدلہ میں بطور شکریہ کے کوئی الفاظ کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکوت فرماتے کہ احسان کا شکر اس پر ضروری تھا، اس لئے گویا وہ اپنا فرض منصبی ادا کررہا ہے، کسی کی بات کاٹتے نہیں تھے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اس کو روک دیتے تھے یا مجلس سے کھڑے ہوجاتے تھے تاکہ وہ رک جائے۔ (جاری ہے)

اسرائیل کو تسلیم کرنا علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کی روح سے غداری ہوگی

۱۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس نورنگ سے علماء ختم نبوت کا خطاب

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد و اساس ہے اور یہ اُمت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جس کے بعد قیامت کی صبح تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج تصور ہوگا اسی عقیدہ ختم نبوت کے لئے امت مسلمہ نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں اور ان شاء اللہ قیامت کی صبح تک یہ قربانیاں جاری و ساری رہیں گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے خلاف شب وروز میدان میں مصروف ہے ملک کے دیگر حصوں کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت بھی سال بھر پروگراموں میں مصروف ہوتی ہے، سال کے شروع میں سرائے نورنگ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرتی ہے، اس سال بھی ۱۷ جنوری ۲۰۲۱ء بروز اتوار کو قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں پندرہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب، قائم مقام امیر محترم حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ آمین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر مولانا عمر خان اور حافظ انور علی و دیگر ساتھیوں نے دن رات ایک کر کے ضلع بھر میں روزانہ کی بنیاد پر ۳۷۲ چھوٹے بڑے پروگرامات کئے۔

۱۷ جنوری ۲۰۲۱ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے قاری ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت قرآن پاک سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء وسجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست شروع ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ صفدر برکی، ابراہیم خلیلی کے نعتیہ کلام کے بعد کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، ضلع بنوں کے امیر مفتی عظمت اللہ، ضلع کرک کے امیر حضرت مولانا محمود الرحمٰن، مولانا مفتی عبدالغنی، حضرت مولانا پیر عبدالصبور نقشبندی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ آمین اللہ جان، مولانا ماسٹر مولانا عمر خان، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع اللہ مجاہد، جے یو آئی کے ضلعی رہنما مولانا عبدالوکیل، جے یو آئی کے سابقہ ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا مفتی سعدالدین، طالب علم حافظ محمد عمر اور جے یو آئی تحصیل نورنگ کے رہنما مولانا عجب نور کے خطاب ہوئے۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں بلکہ پوری اُمت مسلمہ کا مشترکہ مسئلہ ہے، مسلم اُمہ عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دے گی، حکمران عقیدہ ختم نبوت سے چھیڑ چھاڑ سے باز رہیں بصورت دیگر قوم خاموش نہیں بیٹھے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے، مغرب روزِ اول سے قادیانیوں کی سرپرستی کر رہا ہے اور پاکستان کے حکمرانوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کا فرقہ تسلیم کریں، اُنہوں نے کہا کہ قادیانی کائنات کے بدترین کافر ہیں، پاکستان میں ختم نبوت کے قانون سے چھیڑ چھاڑ کی کوشش کرنے

والے حکمران کو کبھی بھی ان کے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے، اُنہوں نے کہا کہ ختم نبوت پر ہماری جان بھی قربان ہے پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی کافر قرار دیئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت پر حملے کئے جا رہے ہیں تاہم پاکستانی قوم ختم نبوت پر شب خون مارنے کی کوشش کرنے والوں کا راستہ ہر صورت روکے گی، ہم پاکستان سمیت دنیا بھر میں قادیانیوں کا پیچھا کریں گے حکمران طبقے پر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہ قادیانیت نوازی چھوڑ دیں ورنہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے، ہم عقیدہ ختم نبوت پر کسی بھی قسم کا سمجھوتا کرنے کو تیار نہیں ہیں، اُنہوں نے کہا کہ قادیانی لاکھ کوشش کرلیں لیکن وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

نماز ظہر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں دوسری نشست مولانا قاری محمد نعمان کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم کے تشکرانہ کلمات کے بعد کانفرنس سے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا محمد انور، قائم مقام ضلعی امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، تحصیل لکی کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید، حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ و دیگر مقررین نے اپنے خطابات میں فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے خلاف پوری دنیا میں دعوتی فریضہ پُرامن طور پر سرانجام دے رہی ہے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہے لیکن اس وقت مغربی قوتیں، اسرائیل اور قادیانی گٹھ جوڑ پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کے قوانین کو ختم کرنے کے لئے سرگرم ہے تاہم افسوس کی بات یہ ہے کہ غیر تو غیر ہیں ہمارے اپنے حکمران بھی اغیار کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں، تاہم وہ یہ بھول رہے ہیں کہ عاشقان ختم نبوت کسی صورت ناموس رسالت کے قوانین میں ردو بدل کی اجازت نہیں دیں گے چاہے ہماری جانیں کیوں نہ چلی جائیں اُنہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے باتیں ہو رہی ہیں، اگر خدانخواستہ اسرائیل کو تسلیم کیا گیا تو یہ علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علیؒ جناح کی رُوح سے غداری ہوگی۔ کیونکہ اسرائیل اور قادیانی گٹھ جوڑ نہ صرف پاکستان میں بلکہ اُمت مسلمہ میں بگاڑنے کی کوششوں میں مصروف ہے اور مسلم اُمہ کی دلوں سے عقیدہ ختم نبوت ختم کرنا چاہتے ہیں، اس کے لئے اُنہوں نے مختلف حربے استعمال کئے ہیں اور مزید کر رہے ہیں اُنہوں نے مزید کہا کہ موجودہ وقت میں قادیانی اسرائیل کی فوج میں شامل ہیں اور بیت المقدس کے انہدام اور فلسطینیوں کا قتل عام زندہ ثبوت ہیں، اُنہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان میں بھی اسرائیلی اور قادیانی لابی مل کر زور و شور سے یہ مہم چلا رہی ہے کہ پاکستان اسرائیل کو تسلیم کرے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم بحیثیت قوم مظلوم فلسطینی قوم کے ساتھ قیامت تک کھڑے رہیں گے اور ظالم اور جابر اسرائیل کو کسی صورت تسلیم نہیں کریں گے اُنہوں نے حکومت سے ملک بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا پُرزور مطالبہ کیا اور کہا کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر ہٹایا جائے۔ کانفرنس کے آخر میں مولانا مفتی ضیاء اللہ نے قراردادیں پیش کیں۔

پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمتین، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر حضرت مولانا عبدالرحیم، پی کے ۹۲ کے امیر مولانا علی نواز، تحصیل امیر مولانا بشیر احمد، حافظ محمد رضا، قاری محمد سجاد، مولانا قاری سیف الرحمٰن، جامع مسجد اڈا نورنگ کے خطیب مولانا عبدالحمید، حافظ عبدالحلیم جاوید، مولانا سفیر اللہ، مولانا برہان الدین، مولانا شبیر احمد، مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا گل رائیس خان، مولانا عبداللطیف، مولانا حمید اللہ، مولانا محمد گل، مولانا گل فراز شاکر، ماجد حسین اور قاری حمید اللہ کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دینی مدارس کے علماء و طلباء، اسکول کالج اور یونیورسٹیز کے اساتذہ و اسٹوڈنٹس، تاجر برادری، معززین علاقہ، سیاسی و سماجی شخصیات، وکلاء برادری اور کوریج کے لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بطور خاص شرکت کی جبکہ سیکورٹی کے فرائض انتظامیہ کے ساتھ ساتھ انصار الاسلام ضلع لکی مروت کے ضلعی سالار حافظ نظر محمد

کی زیرنگرانی انصار الاسلام کے رضا کاروں نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں:

حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب نے قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں منعقدہ پندرہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں قراردادیں پیش کیں:

۱:... ہم اس بابرکت عظیم الشان اجتماع کے توسط سے مجاز اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو ملکی آئین وقانون کا پابند کیا جائے۔

۲:... قادیانیوں کے چینلز اور دیگر میڈیا ادارے دن رات وطن عزیز کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور نبی کریم خاتم النبیین رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ناطہ توڑ کر لعین مرزا قادیانی سے جوڑنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ان چینلز بالخصوص مسلم ٹی وی ون، مسلم ٹی وی ٹو سمیت قادیانی اخبارات و رسائل پر سختی سے پابندی لگادی جائے تاکہ عوام کا ایمان ان لٹیروں کی زد سے بچ سکے۔

۳:... سوشل میڈیا پر آئے روز گستاخانہ مواد شیئر ہوتا رہتا ہے۔ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اور اس جرم کے مرتکبین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۴:... قادیانی ملک کے حساس اداروں اور فوج نیز دیگر کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ حکومت کے مجاز اداروں اور افسران کے علم میں ہوگا کہ قادیانی خود کو پہلے اپنے غلیظ دین اور بعد میں حکومت کو جواب دہ سمجھتے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر علامہ اقبالؒ نے بھی فرمایا ہے کہ: ’’قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔‘‘ نیز وہ جہاد کو حرام سمجھتے ہیں، لہٰذا ان کو ملک کے کلیدی عہدوں خصوصاً فوج اور حساس اداروں سے فوری برطرف کیا جائے۔

۵:... حکومت پاکستان فرانس سے سفارتی تعلقات ختم کر کے ان کے سفیر کو ملک بدر کرے، اور وہاں سے اپنا سفیر واپس بلائے۔ نیز ہماری حکومت اقوام متحدہ میں ایسے قوانین کو پاس کرنے کے لئے اپنی مساعی کرے، جس سے ناموس انبیاء کو تحفظ حاصل ہو نیز حرمت انبیاء و رسل کو پامال کرنے کی کوشش کو بین الاقوامی جرم تسلیم کیا جائے۔

۶:... چناب نگر میں قائم قادیانی ریاست در ریاستی نظام کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ملکی معیشت کو اس سے پہنچنے والے نقصان کی تلافی ہو سکے۔ قادیانیوں کا غلیظ مذہب ان کے معاشی نظام (جو ان کے چندوں سے چل رہا ہے) کا مرہون منت ہے اور ہمارے مسلمان بھائی ناواقفیت میں ان کی مصنوعات خرید کر گویا انہیں چندہ دے رہے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بابرکت اجتماع کے توسط سے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان جوس وغیرہ، ذائقہ گھی اور آئل، یونیورسل اسٹیبلائزرز سمیت تمام قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

۷:... جس طرح عاشق رسول ممتاز قادری کو نہایت سرعت سے پھانسی کی سزا دی گئی۔ حکومت توہین رسالت و اہل بیت کے مرتکبین جن کو عدالت سزائیں سنا چکی ہے۔ ان پر فوراً عمل درآمد کرائے تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا راستہ روکا جائے۔

۸:... اس بابرکت اجتماع کے توسط سے ہمارا مطالبہ ہے کہ غازی فیصل خالد کو فی الفور رہا کیا جائے۔ ان پر درج مقدمات ختم کئے جائیں نیز ہم ان کے جذبہ عشق رسول کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

۹:... ہم اکابرین و کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اکبر صاحبؒ، پی کے ۹۲ کے ناظم حضرت مولانا حبیب الرحمنؒ اور خانقاہ سراجیہ کندیاں و ختم نبوت کے دیرینہ خادم سرائے نورنگ تحصیل کے حضرت مولانا سید صبغت اللہ شاہؒ کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۰:... یہ بابرکت اجتماع معصوم فلسطینیوں پر ہونے والے اسرائیلی مظالم کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور فلسطینی عوام کی جدوجہد آزادی کی مکمل حمایت کرتا ہے اور تمام امت مسلمہ سے اسرائیل کی ناجائز ریاست کو تسلیم نہ کرنے کی درخواست کرتا ہے، کیونکہ اسرائیلی ریاست امت مسلمہ کے سینے میں ایک خنجر کی طرح ہے۔ نیز یہ حکومت پاکستان کے حکام بالا سے درخواست کرتا ہے کہ اسرائیلی فوج میں موجود قادیانیوں کا نوٹس لیا جائے۔

☆☆.........☆☆

قادیانیوں کی جانب سے

مسلمانوں کا معاشرتی بائیکاٹ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

یوں تو قادیانی منافقت سے کام لے کر مسلمانوں سے گھل مل کر رہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کا حصہ شمار کیا جائے، لیکن جب ان کے چیف گرو اور لاٹ پادری مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں کی تحریرات کو دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں سے شادی بیاہ، حتیٰ کہ جنازہ میں شامل ہونے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف:

”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے، ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔“

(الفضل قادیان، ۲۱؍اگست ۱۹۱۷ء)

مسلمانوں سے تعلقات حرام:

”ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں (مسلمانوں) کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے، جو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عیسائیوں کے ساتھ کیا، غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، باقی کیا رہ گیا ہے کہ ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں؟ تعلقات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے، اگر کہو کہ لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی تو اجازت ہے، اگر کہو کہ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے، بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔“

(کلمۃ الفصل ص:۱۷۰، مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام:

”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، ص:۳۱۸، طبع چہارم)

مسلمانوں کی نماز جنازہ:

”اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لئے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا مکفر نہیں، میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں اگر یہ بات درست ہے تو ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا.... اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے، شریعت وہی مذہب اس کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا، اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔“

(انوار خلافت، ص:۹۳، مندرجہ انوار العلوم، ج:۳، ص:۱۵۰)

”ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ وہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“ (انوار خلافت، ص:۹۰، مندرجہ انوار العلوم، ج:۳، ص:۱۴۸)

قائداعظم کی نماز جنازہ:

اپنے مذہب اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں چوہدری ظفر اللہ خان سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ قادیانیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے۔ اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا، جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔

(تحقیقاتی رپورٹ عدالت پنجاب، ص:۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب اس سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ نے قائداعظم کی نماز جنازہ

کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس نے کہا کہ: ”آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔“

(روزنامہ زمیندار لاہور، ۸؍فروری ۱۹۹۰ء)

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی:

”آپ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے جاتے اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ یہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے.... آپ یہ بھی فرماتے جاتے کہ یہ میری بڑی عزت کرتا تھا لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا.... محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور رشتہ دار بھی اس میں شامل ہوگئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی آئے اس طرح کرلیں، لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔“ (انوار خلافت، ص:۹۱، مندرجہ انوار العلوم، ج:۳، ص:۱۴۹)

چونکہ فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے باپ نے نبوت کا دعویٰ کرکے امت مسلمہ سے غداری کی ہے۔ اس لئے اس نے اپنے باپ کے دعویٰ نبوت کو کبھی تسلیم نہیں کیا، جس کی بناپر مرزا قادیانی نے اپنے فرمانبردار بیٹے کا جنازہ نہیں پڑھا، کیونکہ مرزا قادیانی اپنے بیٹے کو کافر سمجھتا تھا۔

☆☆..................☆☆

حافظ زبیر احمد رحمہ اللہ، ٹنڈو غلام علی سندھ

حافظ زبیر احمد ٹنڈو غلام علی سندھ کے معروف عالم دین اور مدرس تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ٹنڈو غلام علی کے مدرسہ دارالعلوم تعلیم الاسلام اور حیدرآباد کے مدرسہ مفتح العلوم اور اندرون سندھ کے دوسرے کئی ایک مدارس سے حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے کیا۔

آپ کے نامور اساتذہ کرام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ سرفہرست ہیں۔ آپ نے فراغت کے بعد ٹنڈو غلام علی کے مدرسہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کا انتظام سنبھالا اور اسے بام عروج تک پہنچایا۔ جس میں سینکڑوں طالبانِ علم زیر تعلیم ہیں۔ آپ سیاسی طور پر جمیعت علماء اسلام سے وابستہ رہے۔ آپ جمیعت کی مرکزی مجلس عمومی اور مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ محبت فرماتے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب عسکری تنظیموں کا زور تھا۔ ان دنوں جمیعت علماء اسلام کی مرکزی عمومی کے اجلاس میں ایک تجویز یہ آئی کہ جمیعت علماء اسلام کا ممبر کسی اور جماعت کا ممبر نہیں بن سکتا تو حافظ محمد زبیر احمدؒ فرماتے تھے: میں کھڑا ہوا اور کہا کہ ہم تو پہلے ختم نبوت (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کے ممبر ہیں، بعد میں جمیعت علماء اسلام کے تو قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سے مستثنیٰ ہے۔

موصوف قرآن پاک کے عاشق صادق تھے۔ سفر میں دس دس پندرہ پندرہ پارے تلاوت فرماتے اور ان کے لب ہروقت متحرک رہتے، آپ میں خوبی یہ تھی کہ مدرسہ سے کوئی تنخواہ نہیں لیتے تھے اور نہ ہی مدرسہ کے لنگر سے کا کھانا تناول فرماتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چھوٹے بڑے مبلغین کا کھڑے ہوکر استقبال کرتے، ان کا مدرسہ گویا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر تھا۔ راقم کو بھی کئی مرتبہ ان کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا، ہر مرتبہ ان کے اخلاق کا گرویدہ بنایا۔ موصوف نے ایک واقعہ سنایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک وڈیرا فوت ہوا، اس کا بیٹا بیرون ملک زیر تعلیم تھا تو اسے باپ کی وفات کی اطلاع ہوئی کئی دن کے بعد وہ وطن آیا تو ہمارے علاقہ میں رواج ہے کہ کسی مرنے والے کا کوئی بیٹا یا عزیز بیرون ملک رہتا ہو اور وہ جب آئے تو اہل علاقہ اس کے ساتھ قبرستان جاتے ہیں۔ چنانچہ وڈیرے کا بیٹا جب آیا تو ہم اس کے ساتھ قبرستان گئے تو ہم نے قرآن پاک کی کچھ سورتیں پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی، لیکن وہ صاحبزادہ ویسے کا ویسا کھڑا رہا اور دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے تو ہم نے بعد میں اسے کہا کہ ہم نے تو آپ کی دلداری کے لئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور آپ نے اپنے والد کے لئے دعا نہیں کی تو اس نوجوان نے اپنے باپ کی قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ کیا میں اس کے لئے دعا کروں؟ جس نے مجھے کبھی دعا کرنا نہیں سکھایا۔ میں نے ہوش سنبھالا تو اس (باپ) نے مجھے انگلش میڈیم اسکول میں داخل کرایا، انگلش میڈیم سے کالج اور کالج سے یونیورسٹی اور پھر بیرون ملک بھیج دیا، اس نے مجھے اسلام کی کوئی بات نہیں سکھلائی۔

موصوف مخلص، بہادر، دین کے سپاہی اور عالم دین تھے۔ یہ ان حضرات میں سے تھے، جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے: موتُ العالِم، موتُ العَالَم۔

گزشتہ ماہ ان کا انتقال ہوا اللہ پاک دین کے لئے ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مایہ ناز سپوت

مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ ۷۴ بہاریں گزار کر راہی ملک جاودانی ہوئے۔ مرحوم دبنگ اور بہادر عالم دین تھے۔ ایک عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امیر چلے آرہے تھے۔ مرحوم شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ اور مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے۔ آپ نے ۱۹۶۶ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے دورۂ حدیث شریف کیا، قبل ازیں مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا محمد شفیع ہوشیار پوریؒ سے بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ چند سال جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں استاذ بھی رہے۔ بعد ازاں فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے ردِ قادیانیت پر تربیت حاصل کی، کچھ عرصہ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے زیر سایہ دفتری امور میں بھی مرکزی دفتر ملتان میں ناظم الامور رہے۔ مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا سلطان محمود مظفر گڑھی، مولانا ارشاد احمد خان چشتیاں، مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ لاہوری، مولانا محمد شریف بہاولپوری، مولانا عبدالرحمٰن میانوی، مولانا قاضی اللہ یار خان، مولانا سیّد منظور احمد شاہ حجازی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے عظیم خطباء کی جماعت کے مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ ہمرکاب رہے اور ان کی روایات اور فضائل و عادات حسنہ کو مزے لے لے کر بیان کرتے تھے۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ سے یارانہ تھا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ جب تک تندرست رہے، مولانا کے ہاں آمد و رفت رہی اور سال میں ایک دو مرتبہ ان کی دعوت پر تشریف آوری ہوتی رہی۔ مجلس کی ملازمت چھوڑنے کے باوجود مجلس نہیں چھوڑی۔ مجلس کے خورد و کلاں سے انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ جب ان کے پاس تشریف لاتے تو پھولے نہیں سماتے تھے۔ راقم بھی آتے جاتے ان کے ملفوظات سے مستفید ہوتا رہا اور راقم کو کئی مرتبہ ان کی مسجد میں ان کی موجودگی میں بیان کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب سلمہ کو اپنے بیٹوں کی طرح پیار دیتے اور ان کی تربیت فرماتے اور مبلغ موصوف کو ردِ قادیانیت کے حوالہ جات پوچھ کر انہیں تیاری کراتے۔ مجلس کی ملازمت چھوڑنے کے بعد ۱۹۷۵ء میں غلہ منڈی ٹوبہ کی خطابت و امامت سنبھالی اور تقریباً نصف صدی خطابت کے فرائض سرانجام دیئے اور تقریر و خطاب میں گفتگو بلاخوف لامۃ لائم فرماتے رہے۔ جب تک جوانی رہی گفتگو بھی جوان ہوتی، جب بوڑھاپا آ گیا تو گوجرہ کے حافظ عبدالحیؒ کو خطبہ جمعہ کے لئے یاد فرماتے۔ انہوں نے ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں مردانہ وار حصہ لیا۔ الحمدللہ! انہیں اللہ پاک نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔

بڑے بیٹے عبیداللہ بہت ملنسار اور با اخلاق ہیں۔ منجھلے صاحبزادہ جناب چوہدری ثناء اللہ ایڈووکیٹ ایک کامیاب وکیل ہیں اور ضلع کچہری میں وکالت کرتے ہیں، چھوٹے فرزند ارجمند مولانا سعد اللہ لدھیانوی سلمہ اپنے والد کے علمی و دینی جانشین ہیں۔ ایک عرصہ سے خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ہمارے حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ کے شاگرد رشید اور انہیں کے جامعہ عبیدیہ کے فاضل ہیں۔ ضلعی انتظامیہ سے احباب جماعت کے کام لینے کا انہوں نے والد گرامی سے خوب گر سیکھا ہے۔ مرحوم بھی بہت سے جماعتی امور اور جماعتی رفقاء کے کام کاج اپنی ناخن تدبیر سے حل کروا لیتے۔ کئی ایک مرکزی دفتر کے مسائل میں بھی کام آئے۔ ایک عرصہ سے شوگر کے مریض چلے آرہے تھے۔ آخری چند سال کے علاوہ شوگر کو اپنے پر کبھی مسلط نہیں ہونے دیا۔ چند روز ہسپتال میں زیر علاج رہ کر ۲ر جنوری ۲۰۲۱ء کو صبح چار بجے رحلت فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کے فرزند ارجمند مولانا سعد اللہ لدھیانوی نے پڑھائی، جنازہ میں ہزاروں مسلمان شریک ہوئے۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول اور سیئات سے درگزر فرمائیں اور ان کے ساتھ اپنے شایانِ شان معاملہ فرمائیں، آمین یاالٰہ العالمین۔ ☆☆

لانبی بعدی

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

28واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

بتاریخ

27 مارچ 2021 تا 10 اپریل 2021

زیر سرپرستی

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب استاذ المحدثین دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670